مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد ۴
شمارہ ۱۹

شمع ختم نبوت کے پروانو! رسول اللہ پکارتے ہیں

مجلس کے مرکزی نائب امیر

مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب کا

قادیانی سرگرمیوں اور حکومت کے رویہ پر تبصرہ

کمشنر حیدر آباد کی شانِ رسالتؐ میں گستاخی

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (حدیث)

میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں (حدیث)

ختم نبوت ج ۴ ش ۱۹ ۱۸ تا 24 اکتوبر 1985ء

ہفت روزہ ختم نبوت کی اشاعت میں اضافہ

شمع ختم نبوت کے پروانے اس رسالہ کو گھر گھر پہنچائیں

اکابرین ختم نبوت کی

اپیل

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ، مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ، محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ کے علاوہ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے ہمارے تمام اکابر کی یہ خواہش اور تمنا تھی کہ "ختم نبوت" کے نام سے کسی رسالہ کا ڈیکلریشن مل جائے۔ کوششیں بھی کی گئیں لیکن سابقہ حکومتوں کی مرزائیت نوازی کے سبب ختم نبوت کے نام سے رسالہ کا ڈیکلریشن نہ مل سکا۔ کئی سال پہلے ہمارے مخلص جماعتی ساتھی اور کراچی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب نے پرچے کے ڈیکلریشن کیلئے کوششیں شروع کر دیں۔ انکی مخلصانہ محنت رنگ لائی اور پرچہ کا ڈیکلریشن مل گیا۔ اب یہ پرچہ اپنے تین سال مکمل کر چکا ہے۔ اور اس وقت چوتھی جلد شروع ہے۔

ہمیں یہ معلوم کر کے بہت زیادہ خوشی ہوئی کہ رسالہ جب سے جدید انداز میں طبع ہونا شروع ہوا ہے اس وقت سے پرچے کی اشاعت میں دوگنا اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وقت ۵۰ سے زیادہ ملکوں میں ایجنسیوں اور انفرادی خریداری کی شکل میں باقاعدگی کیساتھ پہنچ رہا ہے اور اندرون ملک بھی ۷۰، ۸۰ تک ایجنسیاں قائم ہو چکی ہیں۔ انفرادی طور پر پہنچنے والے رسالوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

ختم نبوت کا نام بہت پیارا اور مقدس نام ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس رسالہ کو بستی بستی اور قریہ قریہ پہنچایا جائے۔ ہم حضرات امیر شریعتؒ، حضرت مولانا جالندھریؒ، حضرت بنوریؒ اور شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ ختم نبوت کی اشاعت دوگنی سے کم از کم دس گنا زیادہ ہونی چاہیے وہ اپنے اپنے شہروں اور بستیوں میں ایجنسیاں قائم کریں۔ یا انفرادی طور پر زیادہ سے زیادہ خریدار مہیا کریں تاکہ اکابر ختم نبوت کی آرزوؤں کی تکمیل بھی ہو سکے اور امت مسلمہ قادیانی ٹولہ کی سازشوں سے بھی آگاہ ہوتی رہے۔ ہمیں امید ہے کہ شمع ختم نبوت کے پروانے اس مبارک رسالہ کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔

والسلام

فقیر خان محمد عفی عنہ
مرکزی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

(مفتی اعظم پاکستان)
مفتی ولی حسن
جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرت مولانا مفتی
احمد الرحمٰن
مرکزی نائب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۱۹
۱۲ تا ۱۸ ذوالحجہ ۱۴۰۶ھ
مطابق
۱۸ تا ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۵ء

اس شمارے میں

۱	خصائل نبوی	۴
۲	اداریہ	۵
۳	ذکر و فکر	—
۴	افکار قارئین	۸
۵	مناظرہ	۱۰
۶	شاہ حسین کے نام خط	۱۵
۷	اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے	۱۸
۸	صدر اور وزیر اعظم کے تعزیتی پیغامات	۲۰
۹	بزم ختم نبوت	۲۲
	اخبار ختم نبوت	۲۹

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت
محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدلِ اشتراک
سالانہ ۷۰/- روپے — ششماہی ۴۰/- روپے
سہ ماہی ۲۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

رابطۂ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۲۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نورالحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کھنڈری	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
ڈی/روڈ	حافظ خلیل احمد رانا	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف لی اللہ

بدلِ اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۸۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/سے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

خصائل نبوی ﷺ

تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

کا

عفو و درگذر اور حلم و بردباری

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید و احمد بن عبدۃ ھو الضبی والمعنی واحد قالا حدثنا حماد بن زید عن سلم العلوی عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان عندہ رجل بہ اثر صفرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکاد یواجہ احدا بشیء یکرھہ فلما قام قال للقوم لو قلتم لہ یدع ھذہ الصفرۃ

۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا۔ جس پر زرد رنگ کا کپڑا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ ناگوار بات کو منہ در منہ منع نہ فرماتے تھے۔ اس لیے سکوت فرمایا اور جب وہ شخص چلا گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اس کو زرد کپڑے سے منع فرما دیتے تو اچھا ہوتا۔

فائدہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ امت پر غایت شفقت تھی کہ اکثر بالمواجہ ایسے امور کو منع نہ فرماتے تھے اس لیے کہ مبادا وہ شخص انکار کر بیٹھے۔ یا اعتراض کا سبب بن جائے جس سے کفر تک نوبت پہنچ جائے۔ اگر ان امور سے الحیان ہوتا تو منع فرما دیتے۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص کو ایسے ہی کپڑوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود منع فرما دیا تھا۔ اسی طرح اور بہت سے واقعات حدیث کی کتابوں میں ہیں نیز یہ تاخیر اور بالمواجہ منع نہ فرمانا ایسے ہی مواقع میں تھا جہاں خلافِ اولیٰ بات ہو یا تاخیر میں کوئی نقصان نہ ہو۔ ورنہ حرام چیز کے ارتکاب میں یہ صورت نہ تھی چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے باب میں سے یہ جو مفصل روایت گزری ہے اس میں ہے کہ جب امرِ حق سے تجاوز کیا جاتا تو اس وقت آپ ﷺ کے غصہ کی کوئی شخص تاب نہ لا سکتا تھا۔ اور نہ کوئی اس کو روک سکتا تھا۔ جب تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا انتقام نہ لے لیں۔ آئندہ حدیث میں بھی اسی قسم کا مضمون آ رہا ہے۔

۵۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن ابی اسحٰق عن ابی عبد اللہ الجدلی واسمہ عبد بن عبد عن عائشۃ انھا قالت لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا صخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح۔

۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو طبعاً فحش گو تھے نہ بتکلف فحش بات فرماتے تھے، نہ بازاروں میں چلا کر (خلافِ وقار) باتیں کرتے تھے۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف فرما دیتے تھے اور اس کا تذکرہ بھی نہ فرماتے تھے۔

فائدہ بعض آدمی طبعاً فحش اور بے ہودہ مذاق کے عادی ہوتے ہیں۔ اور بعض لوگ بتکلف مجلس کے طرز کو نبھانے کے لیے فحش گوئی کیا کرتے ہیں۔ اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دونوں کی نفی فرما دی۔ بازار میں بضرورت جانے میں مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن وہاں جا کر شور و شغب کرنا وقار کے خلاف ہے۔ سکون کے ساتھ اپنی ضروریات پوری کر کے چلا آئے۔ بازار میں شور کی نفی لازم نہیں ہے کہ اور جگہ شور و شغب کرتے تھے بلکہ مقصد یہ ہے کہ بازار میں عموماً شور و غل ہوتا ہے۔ اور جو شخص وہاں بھی سکون و وقار سے رہیگا۔ اس کا دوسری جگہ سکون سے رہنا ظاہر ہے۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دینے کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری سوانح بھری ہوئی ہے کہ کفار سے کیا کیا اذیتیں نہیں پہنچیں۔ احد کی لڑائی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا پیش نہیں آیا اور جب صحابہ رضی نے ان حالات سے متاثر ہو کر حضور صلی

باقی صفحہ پر

قادیانیوں کے خطرناک عزائم اور حکومت کا رویہ

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن مرکزی نائب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا اخباری بیان

گذشتہ دنوں قومی اسمبلی میں وزیر مملکت برائے خارجی امور جناب زین نورانی صاحب نے پاکستان کے دو قادیانی سفیروں کی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ "بیرون ملک جو قادیانی سفیر ہیں، انہوں نے نمایاں مقام حاصل کیا اور وہ ملک کی نیک نامی کا باعث بنے ہیں وزیر مملکت نے بتایا کہ کسی بھی اقلیت کے لیے سفیروں کا کوئی بھی کوٹہ مقرر نہیں ہے۔ اس مقصد کے لیے کسی بھی امیدوار کی موزونیت قابل قبول تصور کی جاتی ہے۔"

قبل ازیں وفاقی وزیر خزانہ ڈاکٹر محبوب الحق نے بھی قادیانی سفیروں کی قابلیت کا ڈھنڈورا پیٹا اور جناب زین نورانی صاحب سے بھی زیادہ واضح الفاظ میں قادیانی افسروں کی صفائی پیش کی۔

قادیانی گروہ از روئے شریعت کافر، مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج تھا ہی پاکستان کی سابقہ قومی اسمبلی اور صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کے جاری کردہ آرڈیننس کے مطابق بھی وہ کافر اور غیر مسلم اقلیت ہے۔ امتِ مسلمہ انہیں اس وجہ سے کافر اور مرتد سمجھتی ہے کہ قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے نبی، مسیح، مہدی کے دعوے کیے ہیں۔ لیکن دراصل یہ مغربی سامراج کا جاسوس اور یہودیوں کا آلۂ کار ٹولہ ہے۔ قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے غیر مبہم الفاظ میں اپنے کو "انگریز کا خود کاشتہ پودا" کہا ہے۔ اس نے یہودیوں سے اپنا سلسلۂ نسب جوڑتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ "میں نصف اسرائیلی (یعنی یہودی) ہوں۔"

انہوں نے ہی مرزا قادیانی سے نبوت کا دعوٰی کرایا جس نے جہاد کو حرام قرار دیا، حرمین شریفین کے مقابلہ میں قادیان کی اہمیت کو بڑھایا، اسے ارضِ حرم قرار دیا۔ نبی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں نیا نبی، امت کے مقابلے میں نئی امت، امہات المومنین رضہ کے مقابلے میں امہات المومنین، صحابہ کرام رضہ کے مقابلے میں صحابی، اہل بیت رضہ کے مقابلے میں اہل بیت، حج کے مقابلے میں (سالانہ جلسہ کو حج کہتے ہیں) حج۔ الغرض اس نے مسلمانوں کی قوت کو کمزور کرنے اور مغربی سامراج کو خوش کرنے کے لیے سب کچھ کیا۔ اس صلہ میں مغربی سامراج نے بھی اپنی اس خود کاشتہ جماعت اور خاندانِ مرزا کو سندھ میں ہزاروں ایکڑ زمین دی۔ چوہدری ظفر اللہ کو نہ صرف "سر" کا خطاب دیا۔ بلکہ عالمی عدالت کا جج بنوایا، ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو دنیا کا سب سے بڑا سامراجی انعام "نوبل پرائز" دیا۔ نیز قادیانی جماعت کو ملکوں ملکوں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے کے لیے ہر طرح کی آسائشیں اور وسائل مہیا کیے۔

جس کا بانی اپنے آپ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا اور یہودی کہہ چکا ہو اور اس کے تمام عقائد و نظریات اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہوں وہ لوگ مسلمانوں اور وطن عزیز پاکستان کا وفادار نہیں ہو سکتے۔

ہر شخص جو قادیانی ہے۔ خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا، پڑھا لکھا ہو یا جاہل اس سے قادیانی ہوتے وقت یہ عہد لیا جاتا ہے۔ کہ میں قادیانی جماعت

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

اور اس کے نام نہاد خلیفہ یا امام کا وفادار ہوں گا۔ اس کی متعدد نظیریں پیش کی جا سکتی ہیں۔ کہ قادیانی نوازی ابھی ہے۔ اور کسی بھی عہدے پر فائز ہے۔ وہ اپنے نام نہاد خلیفہ اور امام کا وفادار اور اس کے احکامات کا پابند ہے۔ کیونکہ وہ اسے مامور من اللہ اور خلیفہ امام تصور کرتا ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود کو قادیانی اپنا دوسرا امام یا خلیفہ سمجھتے ہیں، پاکستان کے بارے میں اس کا الہامی عقیدہ یہ تھا۔

"میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے ہم ہندوستان کی تقسیم پر راضی ہوتے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔"

(مرزائی اخبار روزنامہ الفضل قادیان ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

چونکہ یہ ان کے نام نہاد امام یا خلیفے کا عقیدہ تھا۔ لہٰذا ہر قادیانی کے ایمان کا جزو ہے۔ آنجہانی ظفر اللہ قادیانی، ڈاکٹر عبدالسلام اور دوسرے قادیانی افسروں کو جو کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ ہمارے حکمران محب وطن پاکستانی ہونے کا سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ نیز ان کی قابلیت کا ڈھنڈورا پیٹا ہے۔ ان کے نزدیک ممکن ہے قادیانی محب وطن ہوں، لیکن پاکستان کا کوئی مسلمان اور محب وطن شہری ان کو محب وطن پاکستانی نہیں سمجھتا، اس لیے کہ ان کا امام آنجہانی مرزا بشیر الدین محمود اکھنڈ بھارت کا الہامی عقیدہ رکھتا تھا۔ لہٰذا ہر قادیانی خواہ وہ سفیر ہو یا منسٹر اس کا بھی یہی نظریہ اور یہی ایمان ہے۔ جو قادیانی اس وقت بیرون ملک سفارت کر رہے ہیں۔ انہوں نے منافقت کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے۔ وہ تنخواہ پاکستان سے لے رہے ہیں۔ اور سفارت ہندوستان کی کر رہے ہیں۔ اس لیے نہ صرف قادیانی سفیر درست ہے بلکہ جس جس محکمے اور جس جس عہدے پر قادیانی ہیں ان پر قطعاً اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ اور جب ان پر اعتبار نہیں تو ان کو ملازمت پر رکھنا، خصوصاً کلیدی عہدے ان کے سپرد کرنا ملک اور قوم سے سراسر زیادتی ہے۔

اسلامی ملکوں کے یہودیوں کی نام نہاد سلطنت اسرائیل سے سفارتی تعلقات نہیں ہیں۔ ان میں ہمارا ملک بھی شامل ہے پاکستان سے تو اسرائیل کے تعلقات نہیں ہیں۔ لیکن ربوہ کے تعلقات قائم ہیں۔ نہ صرف وہاں قادیانی مشن موجود ہے بلکہ ہزاروں کی تعداد میں قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں۔ جو یہودیوں کے شانہ بشانہ فلسطین کے نہتے اور مظلوم مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں۔

اسرائیل میں کسی ملک کی اسلامی تنظیم کو تبلیغی مشن بھیجنے کی اجازت نہیں ہے۔ حتیٰ کہ وہاں ہماری معلومات کے مطابق عیسائیوں کو بھی اپنے مشن بھیجنے یا تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ حالانکہ ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ دو بڑی عیسائی سلطنتیں، امریکہ و برطانیہ اسرائیل کے سرپرست اور پشت پناہ ہیں۔ لیکن قادیانی اور بہائی دو گروہ ایسے ہیں جن کے نہ صرف اسرائیل میں مشن موجود ہیں بلکہ وہ یہودی فوج میں بھرتی ہیں۔ جس کا اظہار مشہور یہودی پروفیسر آئی اے زمانی اپنی کتاب "اسرائیل اے پروفائل" میں کر چکا ہے۔ اس واضح شہادت کے بعد حکومت کو چاہیئے کہ وہ قادیانیوں پر قطعاً اعتماد نہ کرے اور جہاں جہاں بھی قادیانی اہم کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ انہیں فوراً برطرف کیا جائے۔ عراق کی ایٹمی تنصیبات کی تباہی کے بعد اسرائیل پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کی دھمکی دے چکا ہے یہ اس وقت تک ناممکن ہے، جب تک پاکستان میں اسے کسی آلہ کار گروہ کی امداد حاصل نہ ہو۔ اور وہ صرف اور صرف قادیانیوں کی جماعت ہے۔ ۶۵ء کی جنگ میں یہ بات مشاہدے میں آچکی ہے کہ جب پورے ملک میں جنگ کی وجہ سے بلیک آؤٹ تھا تو ربوہ واحد شہر تھا جہاں بلیک آؤٹ نہیں کیا گیا۔ بعد میں اس وقت کے گورنر ملک امیر محمد خان آف کالا باغ کی ہدایت پر ربوہ کی بجلی کا کنکشن منقطع کیا گیا تھا۔ ربوہ سرگودھا سے چند میل کی مسافت پر ہے۔ جو پاک فضائیہ کا مرکز ہے۔ دریائے چناب کا پل بھی ربوہ میں واقع ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ اتنی اہمیت اور نازک جگہ پر بلیک آؤٹ کے قانون کی کیوں پابندی نہیں کی گئی؟

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے لندن کی عالمی ختم نبوت کانفرنس میں جو پیغام بھیجا تھا اس میں انہوں نے قادیانیت کو عالم اسلام کیلئے کینسر قرار دیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ حکومت اس کینسر کے خاتمے کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔ لیکن حالت اس کے برعکس ہے۔ قادیانی جارحیت پر اترے ہوتے ہیں۔ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغواء ہوئے عرصہ گذر چکا ہے۔ ملزم قادیانی

باقی صفحہ ۲۶ پر

جناب حکیم محمد اختر صاحب

ذکر اور فکر کے برکات و ثمرات

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں

ذکر سے حیات حقیقی عطا ہوتی ہے

وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللّٰہ علیہ وسلم مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر مثل الحی المیت

ترجمہ:- وہ شخص جو اللّٰہ کا ذکر کرتا ہے مثل زندہ کے ہے اور جو ذکر نہیں کرتا مثل مردہ کے ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں فی الحدیث ایماء الی ان مداومۃ ذکر اللہ الذی لا یموت تورث حیات الحقیقۃ التی لا فناء لھا۔

ترجمہ:- اللّٰہ تعالیٰ کے ذکر پہ مداومت حقیقی زندگی سے آشنا کرتی ہے جس کو کبھی فنا نہیں ہے ؎

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

علامہ آلوسیؒ نے کان میتا فاحیینا ہ کی تفسیر کرتے ہوئے باب الاشارہ ص۲۳ پر ارقام فرمایا ہے قال ابن عطاء ومن کان میتا بحیاۃ نفسہ وموت قلبہ فاحییناہ باماتۃ نفسہ وحیاۃ قلبہ وسھلنا علیہ سبل التوفیق وکحلناہ بالانوار القرب فلا یری غیرنا ولا یلتفت الی سوانا۔

ترجمہ:- کیا وہ شخص جو مردہ تھا بہ سبب اپنی حیات نفس اور اپنی موت قلب کے پس ہم نے اس کو زندہ کر دیا اس کے نفس کی فنائیت اور اس کے قلب کی حیات سے اور آسان کر دیا ہم نے اس پر توفیق کے راستوں کو اور سرمہ لگایا ہم نے اس کی آنکھوں میں اپنے انوار قرب کا پس نہیں دیکھتا ہمارے غیر کو اور نہیں التفات کرتا ہمارے ماسوا کی طرف یہ آیت نازل ہوئی ہے حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یا حضرت حمزہ یا عمار ابن یاسر کے بارے میں علیٰ حسب روایات و ایاما کان فالعبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب فیدخل فی ذالک کل من القاد لاحکام اللّٰہ تعالیٰ

ترجمہ:- علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ آیت کا سبب نزول کچھ بھی ہو بقاعدہ مسلمہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے ذکر خصوصی سبب کا پس داخل ہوں گے اس آیت کی بشارت میں تمام وہ لوگ جو اللّٰہ تعالیٰ کے احکام کو بجا لائیں گے۔

وجعلنا لہ نورا یمشی بہ فی الناس

اللّٰہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے خاص بندوں کو ایسا نور ایمان عطا کرتے ہیں جو وہ مخلوق میں لئے پھرتے ہیں اور ان کا یہ نور باطن مخلوق کے تصرف سے محفوظ رہتا ہے (کذا فی الروح ص۲۳)

پھرتا ہوں دل میں یار کو مہماں کئے ہوئے
روئے زمین کوچۂ جاناں کئے ہوئے
(مجذوبؒ)

پھرتا ہوں دل میں درد کا نشتر لئے ہوئے
صحرا و چمن دونوں کو مضطر کئے ہوئے
دنیا کے مشغلوں میں بھی یہ باخدا رہے
یہ سب کے ساتھ رہ کے بھی سب سے جدا رہے

ذکر اللّٰہ سے رتبۂ انسانیت کی معراج

ایک بار مسجد نبوی میں صحابہ کی ایک جماعت اللّٰہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول تھی بعض ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے تھے اور بعض خشک کھالوں والے اور بعض صرف ایک کپڑے والے تھے یعنی ننگے بدن صرف ایک لنگی ان کے پاس تھی لیکن اللّٰہ کے ذکر کی برکت سے عند اللّٰہ ان کا مقام قبول اتنا بلند تھا کہ اللّٰہ تعالیٰ شانہ نے ان کے حق میں حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر حسب ذیل آیات نازل فرمائیں۔

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم آپ اپنی ذات گرامی کو ان لوگوں کے پاس بیٹھنے کا پابند کیجئے جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں حضور اقدس صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اس آیت کے نازل ہونے پر اپنے

باقی ص۹ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

حضرت مولانا عبدالحق صاحب ناظم اعلیٰ مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد

افکار قارئین

کمشنر حیدرآباد کی شان رسالت میں دریدہ دہنی

ایں چنیں ارکان دولت ملک را ویراں کنند

پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔ اس کے حصول کیلئے قوم نے ایک نعرہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ لگایا تھا اور جانی و مالی ہر طرح کی قربانی دیکر یہ ملک حاصل کیا تھا۔ ابھی تھوڑا عرصہ پہلے صدر مملکت نے ریفرنڈم پر پھر یہی نعرہ لگوایا لا الہ الا اللہ اور اپنی تقریروں، میں بھی بار بار اس بات کا تکرار کیا آٹھ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اسلام کا ورد جاری ہے لیکن عملاً کام اسلام کے خلاف ہو رہا ہے افسر شاہی کھل کر اسلام کی توہین کر رہی ہے حیدرآباد کے کمشنر کی زیر نگرانی ناچ گانے کی محفلیں جمتی ہیں۔ اور ظلم یہ ہے کہ کمشنر صاحب شیخ علی محمد انکشاف فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان جہاد میں ناچ گانے والوں کا طائفہ ساتھ رکھتے تھے اور مجاہدین کا دل بہلانے کا سامان کرتے تھے۔ نعوذ باللہ من ذالک اتنا بڑا ظلم جھوٹ کہ زمین پھٹ جائے آسمان گر پڑے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنا بڑا بہتان تو آج تک یہود و نصاریٰ بھی نہ لگا سکے ایک مسلمان کہلانے والا اور وہ بھی اسلام کے قلعے پاکستان کا ایک اعلیٰ افسر اتنا بڑا بہتان لگا رہا ہے۔ جو مسلمان کسی طرح سننا گوارا نہیں کر سکتا۔ ان فواحش کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ختم کرنے کے لئے تشریف لائے۔ شیخ علی محمد نے زندگی میں کبھی قرآن مجید کو ہاتھ لگانے کی سعادت کی ہوتی تو ایسے الفاظ ان کی زبان سے نہ نکلتے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور مومن عورتوں سے کہو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیورات) کو ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو ان میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند باپ، خسر، بیٹوں اور بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں اور اپنی ہی قسم کی عورتوں (یاد رہے کہ آزاد اور گھر میں رہنے والی عورتوں سے بھی پردے کا حکم ہے) لونڈیوں غلاموں نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھتے ہوں یا ایسے لڑکوں کے جو عورتوں کی پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں غرض ان لوگوں کے سوا کسی پر اپنی زینت اور سنگھار کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور اپنے پاؤں ایسے طور پر زمین پر نہ ماریں کہ زیوروں کی جھنکار کانوں تک پہنچے اور ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور مومنو سب خدا کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ

(پ۱۸ سورۃ النور آیت ۳۱)

"عورتوں پر اپنے باپوں سے (پردہ نہ کرنے پر) کوئی گناہ نہیں اور اپنے بیٹوں سے اور اپنے بھائیوں سے اور نہ اپنے بھتیجوں سے اور نہ اپنے بھانجوں سے اور نہ ہی اپنی قسم کی عورتوں سے اور نہ لونڈیوں سے اور (اے عورتو) خدا سے ڈرتی رہو بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۵۵)

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہدو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے چہروں پر چادر لٹکا کر (گھونگھٹ نکال) لیا کریں اور یہ امر ان کے لئے موجب شناخت و امتیاز ہوگا تو کوئی ان کو ایذا نہ دیگا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۵۹)

"اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت کے دنوں میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔"

(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۳)

اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔ اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریحاً گمراہ ہو گیا

(پ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۳۶)

میں شیخ علی محمد سے پوچھتا ہوں کہ بتائیے پردہ کی آیات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور صحابیات کا عمل تھا یا نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو مخلوط معاشرہ کو ختم کر دیا بلکہ قرآن مجید میں صاف حکم ہے کہ پردے سے بھی اگر مجبوراً عورتوں کو بات کرنی پڑے تو اپنی آواز کو بگاڑ کر اور بدل کر بات کریں اپنی غرض [illegible] کیا گیا ہے یہ بالکل اتنا بڑا بہتان ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]

والیوں کا قافلہ دوران جنگ ساتھ رکھتے تھے۔ بعض جاہل حضرات غلط استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں عورتیں جہاد میں شریک ہوتی تھیں۔ اور مجاہدین کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ اس لئے موجودہ دور میں ان کو مطلقاً ہر کام کی اجازت ہے۔ حالانکہ خود انہی احادیث سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ عورتوں کی ذمہ داریاں مردوں سے مختلف ہیں مثلاً وہ جہاد میں شرکت کرنے کے واسطے نہیں بلکہ پانی پلانے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کے لئے شرکت کرتی تھیں بلکہ مرہم پٹی میں بھی امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ مرہم پٹی بھی ان کے محارم اور خاوندوں کی ہوتی تھی۔ امام ابن الہمامؒ فرماتے ہیں کہ جہاد میں دوا دارو اور پانی پلانے کے لئے بوڑھی عورتوں کو لے جاتے تھے اور بلا ضرورت اجنبیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ بلکہ اوّل تو ہر عورت اپنے رشتہ دار یا خاوند کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ اور اگر کسی اجنبی کی مرہم پٹی کرتی بھی تھیں تو احتیاط کا ہر پہلو ملحوظ رکھا جاتا تھا۔ اگر اجازت عام ہوتی تو امام ابن الہمامؒ بوڑھیوں کی قید نہ لگاتے۔ اور امام نوویؒ جو حدیث کے مشہور امام ہیں خاوند کی قید نہ لگاتے۔ اسماء بنت یزید انصاریہؓ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی پھوپھی زاد بہن تھیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی کہ مجھے عورتوں کی ایک جماعت نے اپنا نمائندہ بناکر بھیجا ہے۔ جو سب کی سب وہی کہتی ہیں جو میں کہتی ہوں سب کی وہی رائے ہے جو میں کہنے آئی ہوں۔ عرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے رسول بناکر بھیجا ہے۔ ہم آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی پیروی کی لیکن ہم عورتوں کا حال یہ ہے کہ پردوں کے اندر رہنے والی ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ مرد ہم سے اپنی خواہش نفس پوری کریں اور ہم ان کے بچے لادے لادے پھریں۔ مرد جمعہ جماعت جنازہ اور جہاد ہر چیز کی حاضری میں ہم سے آگے سبقت لے جاویں۔ وہ جب جہاد میں جاتے ہیں تو ہم ان کے گھر بار کی حفاظت کرتی ہیں اور ان کے بچوں کو سنبھالتی ہیں [illegible] ہم کو ان کے ساتھ [illegible] حصہ ملے گا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی یہ فصیح و بلیغ تقریر سن کر صحابہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم نے اس سے زیادہ بھی کسی عورت کی تقریر سنی ہے جس نے اپنے دین کی بابت سوال کیا ہے؟ تمام صحابہؓ نے قسم کھاکر اقرار کیا کہ نہیں یارسول اللہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماءؓ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے اسماءؓ میری مدد کرو۔ اور جن عورتوں نے تم کو اپنا نمائندہ بناکر بھیجا ہے ان کو میرا یہ جواب پہنچا دو کہ تمہارا اچھی طرح خانہ داری کرنا اپنے شوہروں کو خوش رکھنا اور ان کے ساتھ سازگاری کرنا مردوں کے ان سارے کاموں کے برابر ہے جو تم نے بیان کئے ہیں۔ حضرت اسماءؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر خوشی خوشی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوئی واپس چلی آئیں اسلام میں فریضۂ جہاد اصلاً و اوّلاً مردوں کے لئے مخصوص ہے اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جنگ میں حصہ لینے کا حکم نہیں دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جہاد کو سب سے افضل نیکی سمجھتی ہیں تو کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارے لئے سب سے افضل جہاد حج مقبول ہے۔ (بخاری) بخاری شریف میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں جہادکن الحج (تمہارا جہاد حج ہے) ام ورقہؓ کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے بدر میں شرکت کی اجازت چاہی تو آپ نے ان کو اجازت نہ دی۔ وہ قرآن مجید کی عالمہ تھیں۔ انہوں نے اس بات کی اجازت مانگی کہ ان کو نماز تعلیم قرآن کے لئے اپنے گھر میں عورتوں کو جمع کرنے کی اجازت دیدی جائے تو آپؐ نے ان کو اجازت دیدی۔ مندرجہ بالا قرآنی آیات و احادیث اسلامی معاشرے کے خدوخال کا پتہ چلتا ہے۔ جناب کمشنر صاحب بہادر علی الصبح کی تعلیمات کا ماخذ کیا ہے۔ جس سے انہوں نے اسی دریدہ دہنی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ اور صحابیات کی توہین کرکے مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے۔ [illegible] کے بارے میں کوئی نازیبا لفظ کہے تو قانون حرکت میں آجائے یعنی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی توہین کرنے والے کو کچھ نہ کہا جائے یہ روز حساب اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دکھائیں گے؟

بقیہ: فکر و ذکر

دولت کدہ سے نکل کر ان لوگوں کی جستجو فرمائی۔ پس دیکھا کہ ایک جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمادیئے کہ خود مجھے ان کے پاس بیٹھنے کا حکم ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تم ہی لوگوں کے ساتھ زندگی ہے اور تمہارے ہی ساتھ مرنا ہے یعنی مرنے جینے کے ساتھی اور رفیق تم ہی لوگ ہو۔

احقر راقم الحروف کے دو شعر ہیں ؎

میری زندگی کا حاصل مری زیست کا سہارا
ترے عاشقوں میں جینا ترے عاشقوں میں مرنا
مجھے کچھ خبر نہیں تھی ترا درد کیا ہے یا رب
ترے عاشقوں سے سیکھا ترے سنگ در پہ مرنا

صوفیاء نے اسی حدیث سے استنباط کیا ہے کہ مشائخ کو بھی مریدین کے پاس بیٹھنا ضروری ہے کہ اس میں علاوہ فائدہ پہنچانے کے اختلاط سے شیخ کے نفس کے لئے مجاہدہ ہوتا ہے کہ غیر مہذب لوگوں کی بدعنوانیوں کے تحمل اور برداشت سے نفس میں فنائیت اور تواضع پیدا ہوگی۔ اس کے علاوہ قلوب کے اجتماع کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رافت کو متوجہ کرنے میں خاص دخل ہے اور یہی وجہ ہے کہ عرفات کے میدان میں سب حجاج یک حال ایک میدان میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کئے جاتے ہیں جیسا کہ ہمارے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ میں اس مضمون کو اہتمام سے ارشاد فرمایا ہے حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں الذین یدعون ربہم سے مراد ذاکرین کی جماعت ہے۔

(فضائل ذکر مصنفہ حضرت شیخ الحدیثؒ)

مناظرہ

ایک قادیانی کے پانچ سوال اور ان کا جواب

[illegible]

ایک اور جگہ مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے۔

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰؑ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا یا عیسیٰؑ کو تو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا یا محمدؐ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

(کلمۃ الفصل)

ان حوالہ جات سے یہ بات عیاں ہو گئی کہ مرزا قادیانی اور قادیانیوں کا فرقہ مسلمانوں سے بالکل الگ ایک نیا فرقہ ہے جس کا امت محمدیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ امت محمدیہ پوری کی پوری غیر احمدی (یعنی غیر قادیانی) ہونے کی وجہ سے نہ صرف کافر بلکہ پکی کافر ہے۔

چند سوالات

یہاں میں قادیانی حضرات سے چند سوالات پوچھتا ہوں

(۱) ــــ گزشتہ سال مرکزی وزیر اطلاعات کے بیان کے مطابق قادیانیوں کی کل تعداد ایک لاکھ چالیس ہزار ہے ہم زیادہ سے زیادہ بھی بتائیں تو تین لاکھ ہو جائے گی۔ مرزا قادیانی اور اس کی اولاد کے نزدیک یہی جنتی ہیں باقی سب جہنمی اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب جو مسیح، مہدی اور نبی ہونے کے مدعی ہیں کیا وہ یہی مشن لیکر آئے تھے کہ یک جنبش قلم سب کو کافر اور جہنمی بنا دیں؟

(۲) ــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ان کے زمانے میں تمام جھوٹے مذہب ختم ہو جائیں گے اور کامل طور پر غلبہ اسلام ہو گا لیکن مرزا صاحب باوجود دعویٰ مسیح ہونے کے مدعی ہیں ان کے دور میں غلبہ اسلام تو کیا جو مسلمان ہیں وہ بھی کافر اور جہنمی قرار دے دیئے گئے۔ آخر کیوں؟

(۳) قیامت کے دن ہر نبی اپنی امت کے ساتھ آئے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نبی کے ساتھ ایک امتی ہو گا کسی کے ساتھ دو قیامت کے دن سب سے زیادہ میری امت ہو گی۔ اگر مرزا قادیانی کے دور سے لیکر اب تک اور آئندہ قیامت تک جو لوگ مرزا غلام احمد کو نہیں مانیں گے وہ سب کے سب کافر ہوئے تو کیا حضورؐ کی امت کم نہیں ہو گی اور جب کم ہو گی تو کیا یہ حضورؐ کے ارشاد گرامی کے خلاف اور سراسر توہین نہیں ہے!۔

ان سوالات کا جواب قادیانی حضرات کے پاس نہیں ہے تو پھر انہیں یہ بات تسلیم کر لینی چاہیے کہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج وہ مسلمان نہیں ہیں جو مرزا کو مسیح، مہدی اور نبی نہیں مانتے ہیں بلکہ کافر مرزا غلام احمد قادیانی کے مٹھی بھر پیروکار ہیں جنہوں نے ایک غلط شخص کو مسیح، مہدی اور نبی بنا ڈالا۔

یہاں میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب کے کفر اور مرتد ہونے کی سینکڑوں وجوہات ہیں جن میں سے چند وجوہات کا یہاں ذکر کرتا ہوں۔

خدا کی توہین

اللہ تبارک و تعالیٰ جو ہم سب کا خالق و مالک ہے اور جس کی شان ہے لیس کمثلہ شیٔ (یعنی کوئی چیز اس کی مثل نہیں) مرزا صاحب ہاں وہی مرزا صاحب جو کہتے ہیں کہ خدا نے مجھے مسیح، مہدی اور نبی بنایا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہٗ لاشریک کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:۔

"ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العٰلمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بیشمار ہاتھ پیر اور ہر عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں"

(توضیح مرام صفحہ ۷۵)

ایک جگہ مرزا صاحب نے پروردگار عالم کو "ربنا عاج" (ہمارا پروردگار ہاتھی دانت ہے) کہا ہے۔ قادیانی حضرات بتائیں کہ کیا خدا کے ہاتھ پاؤں اور عضو ہیں اور کیا خدا کی تیندوے کی طرح تاریں ہیں؟ اور کیا خدا ہاتھی دانت جیسا ہے؟ (نعوذ باللہ) یقیناً اس کا جواب نفی میں ہو گا تو پھر قادیانی حضرات کو یہ بات تسلیم کر لینا چاہیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خدا کی توہین اور گستاخی کی ہے جو بہت بڑا کفر ہے۔

تمام رسولوں سے افضل ہونے کا دعویٰ

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ:۔

آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب

ت دنیا چھا یا گیا"۔

(انجام مرزا مندرجہ تذکرہ طبع دوم ص ۳۴۶)

"کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور وہ سارے کمالات حضرت رسول کریمؐ سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے اور اسی لئے ہمارا نام آدم ابراہیم، موسیٰ نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم کی خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریمؐ کے ظل ہیں"۔

ملفوظات ج سوم ص ۲۷۰ مطبوعہ ربوہ

خدارا ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچئے کہ کیا اس عبارت سے یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ مرزا صاحب پہلے تمام رسولوں سے افضل ہیں اور کیا جو شخص ایسا عقیدہ رکھے وہ نبی تو کجا مسلمان کہلوانے کا حقدار بھی ہو سکتا ہے؟

مذکورہ عبارت میں تو مرزا صاحب اپنے کو تمام سابقہ انبیاء سے افضل بتا رہے ہیں ذیل کی عبارت ملاحظہ فرمایئے اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کا دعویٰ ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا"

ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۰

اس کے بعد مرزا صاحب نے چھلانگ لگا لی تو حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر ہونے کا دعویٰ کیا مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کی طرح ہے"

خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱

اس عبارت میں مرزا صاحب یہ ظاہر کر رہے کہ میری صورت میں محمد رسول اللہ کا دوبارہ ظہور حضور کے پہلی ظہور سے اعلیٰ و افضل بلکہ چودھویں رات کی طرح ہے (نعوذ باللہ) آگے چل کر اسی خطبہ الہامیہ کے ص ۱۸۴ پر اس کی مزید وضاحت یوں کرتے ہیں:۔

"اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زمانہ میں بدر (چودھویں کا چاند) ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے ـــــــ پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کی رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو (یعنی چودھویں صدی)" آپ جانتے ہیں کہ ہلال پہلی رات کے چاند کو کہا جاتا ہے جس میں روشنی نہیں ہوتی اور بدر چودھویں رات کے چاند کو کہتے ہیں جس میں روشنی پورے کمال کو پہنچ جاتی ہے۔ مرزا صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک کو ہلال سے اور اپنے دور کو بدر یعنی چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی ہے۔ معاذ اللہ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے مرزا صاحب کی اس کتاب خطبہ الہامیہ کے مذکورہ بالا حوالہ جات لکھنے کے بعد اپنی کتاب کلمۃ الفصل ص ۱۱۳ ص ۱۱۳ پر لکھتا ہے:۔

"ان حوالوں سے پتہ لگتا ہے کہ مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کوئی معمولی شان کا انسان نہیں بلکہ امت محمدیہ میں اپنے درجے کے لحاظ سے حضور محمد رسول اللہؐ کی پہلی بعثت پر بھی (ناقل) فوقیت لے گیا ہے"

قادیانی حضرات اس عبارت کے مطابق کہ "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے مرزا صاحب کی وہ عبارتیں پیش کر دیتے ہیں جو مرزا کے دعوائے نبوت سے پہلے کی ہیں اور جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی گئی ہے حالانکہ دعوائے نبوت کے بعد تمام قادیانیوں اور مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا صاحب کی شان حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہے۔

مرزا صاحب کے دور میں اکمل نامی ایک شاعر ہوتے تھے ایک دن وہ مرزا صاحب کی شان میں ایک مدحیہ نظم لکھ کر لائے اور مرزا صاحب کو سنائی وہ نظم یہ تھی:۔

امام اپنا عزیزو اس جہاں میں
غلام احمد ہوا دار الامان میں
غلام احمد ہے عرش رب اکبر
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

مرزا صاحب نے یہ نظم سنی لیکن اسے منہ پر مار کر یہ نہیں کہا کہ یہ تو کیا بکواس کر رہا ہے بلکہ الٹا خوش ہوئے خلاصہ یہ کہ مرزا صاحب خدا کی توہین کرنے، خود محمد رسول اللہ اور آپ سے بڑھ کر ہونے کا دعویٰ کرنے تمام انبیاء کرام پر اپنی برتری کی دھونس جمانے اور مسلمانوں کے مقابلہ میں ایک نیا فرقہ تیار کرنے کی وجہ سے کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں جو شخص مسلمان ہی نہیں ہے تو بتایئے کہ وہ مہدی مسیح اور نبی کیسے بن سکتا ہے؟

یہاں میں یہ بھی بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مرزا صاحب کے کفر پر سو فیصد بلکہ سو فیصد کی بھی ڈبل وجوہات ہیں میں نے صرف چند وجوہات پیش کی ہیں۔ اگر یہ تمام وجوہات لکھی جائیں تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔

دوسری بات

اب میں مرزا صاحب کے خاندان کی طرف آتا ہوں قادیانی حضرات کہتے ہیں کہ مرزا صاحب فارسی النسل ہیں اس لئے وہ بخاری کی حدیث کا مصداق ہیں۔ بخاری کی

حدیث کا مصداق کون ہے میں تفسیر ابن کثیر کے حوالے سے پہلے بتا چکا ہوں۔ یہاں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب کون تھے؟ انہوں نے اپنے خاندان کے متعلق متضاد دعوے کئے ہیں مثلاً وہ لکھتے ہیں:۔

"ہمارے خاندان کی قومیت ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ قوم کے مغل برلاس ہیں"

تریاق القلوب صفحہ ۱۳۵ ربوہ

ملک میں لاکھوں کی تعداد میں مغل آباد ہیں جو اپنے کو مرزا کہلواتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کا پورا خاندان اپنے نام کے ساتھ "مرزا" لگاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا اصل خاندان مغل ہے لیکن جب مرزا صاحب کو "مہدی" کا دعویٰ کرنے کا خبط ہوا تو فوراً سید بن بیٹھے اور کہا کہ:۔

"میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں۔ میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔"

نزول المسیح حاشیہ صفحہ ۴۸ تریاق القلوب صفحہ ۱۵۸

مرزا صاحب سید اس لئے بنے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کی نشانیوں میں ایک نشانی یہ بیان کی ہے کہ وہ سادات میں سے ہوں گے ـــــ اس کے بعد مرزا صاحب کو صوفیا کرام میں سے ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب "فصوص الحکم" میں ایک پیشگوئی مل گئی کہ

"بنی نوع انسان میں سے ایک آخری لڑکا ہوگا جس کے بعد نسل انسانی کا خاتمہ ہو جائے گا لوگ اس وقت بکثرت نکاح کریں گے مگر بوجہ مرض عقم کوئی اولاد نہ ہوگی ـــــ وہ لڑکا چین میں پیدا ہوگا اس کی بولی بھی چینی ہوگی"۔

تریاق القلوب طبع اول دوم صفحہ ۲۸۲، ۳۸۴

ابن عربیؒ کے یہ الفاظ مرزا صاحب کے تین ٹکڑے ہوئے ہیں جس میں واضح ہے کہ

(۱) ـــــ بنی نوع انسان میں وہ آخری لڑکا ہے جس کے بعد نسل انسانی ختم ہو جائے گی۔

(۲) ـــــ لوگ اس وقت بکثرت نکاح کریں گے لیکن بانجھ پن کی وجہ سے کوئی اولاد نہ ہوگی۔

(۳) ـــــ وہ لڑکا چین میں پیدا ہوگا۔

(۴) ـــــ اور چینی زبان بولے گا۔

ان علامات میں سے ایک بھی مرزا صاحب پر پوری نہیں اترتی۔ مرزا صاحب نے سوچا کہ ایک اچھی خاصی پیشگوئی ہاتھ آگئی ہے اسے اپنی ذات پر چسپاں کرنے کیلئے اس کے الفاظ کو اس طرح بدل کر لکھا۔

"شیخ ابن العربی نے لکھا ہے کہ وہ چینی الاصل ہوگا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۱)

اور پھر اسے اپنی ذات پر چسپاں کر دیا لکھتے ہیں:

"اسی کشف کے مطابق میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے"۔

حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۱

"اور ایسا ہی سید ہونے کے لئے بڑی بے حیائی اور بے شرمی سے اس واضح پیشگوئی کا یہ مطلب گھڑا کہ اس پیشگوئی سے مطلب یہ ہے کہ اس خاندان میں ترک خون ملا ہوگا ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیشگوئی کا مصداق ہے"

حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۲۰۱

چینی الاصل ہونے کا دعویٰ کرنے کے بعد "رجل فارس" کا مصداق بننے کیلئے یوں جست لگائی کہ "رجل من فارس کا مصداق میں ہوں"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۱)

اور اس کی تاویل یوں کی:۔

"میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے"

تریاق القلوب صفحہ ۱۵۹

مرزا صاحب نے چینی الاصل، فارسی النسل، سید اور مغل بننے کے بعد دیکھا کہ احادیث میں نزول عیسیٰ ابن مریم کا ذکر ہے اور وہ عیسیٰ ابن مریم کوئی نیا پیدا نہیں ہوگا بلکہ وہی ہوگا جو "رسولاً الی بنی اسرائیل" تھا مرزا صاحب نے سوچا کہ کچھ نہ بننے سے کچھ نہ کچھ بننا بہتر ہے چنانچہ انہوں نے دعویٰ کر دیا کہ جس مسیح کی آمد کا ذکر احادیث میں ہے وہ میں ہوں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوا کہ وہ تو بنی اسرائیل میں سے ہیں اور مرزا صاحب مغل برلاس ہیں تو فوراً مرزا صاحب اسرائیلی بن گئے اور کہا۔

"ایک حدیث میں ہے جو کنز العمال میں موجود ہے سمجھا جاتا ہے کہ فارس یعنی بنی فارس بنی اسحاق میں سے ہیں پس اس طرح وہ آنے والا مسیح اسرائیلی ہوا اور بنی فاطمہ کے ساتھ امہاتی تعلق رکھنے کی وجہ سے جیسا کہ مجھے حاصل ہے فاطمی بھی ہوا پس گویا وہ نصف (آدھا) اسرائیلی (یہودی) ہوا اور نصف فاطمی (سید)۔ ہاں میرے پاس فارسی ہونے کے بجز الہام الٰہی کے اور کوئی ثبوت نہیں" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۵)

میں سوال کرنے والے قادیانی سے عرض کرتا ہوں کہ پہلے وہ یہ فیصلہ کر دے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مغل تھا، چینی الاصل تھا، فارسی النسل تھا، سید تھا اور اسرائیلی (یعنی یہودی) تھا؟ جب وہ اس کے خاندان کے بارے میں ہی کچھ نہیں بتا سکتے تو وہ مسیح، مہدی، نبی، مجدد، خلیفہ اور مامور من اللہ وغیرہ وغیرہ کیسے بن گیا؟

حضور کی ایک پیشگوئی اور مرزا قادیانی

سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربان جائیے آپ نے امت میں اٹھنے والے فتنوں سے پہلے ہی آگاہ فرما دیا تھا آپ نے فرمایا:۔

سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

میری امت میں تیس جھوٹے فتنہ انگیز لوگ ہوں گے ان میں سے ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضورؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ غیر مسلموں اور کافروں

یہ نظم لندن کی فضاؤں میں گونجی ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس میں بہت زبان استعمال کی گئی ہے جو الفاظ ایسے ہیں وہ اس کے اپنے ہیں اور اس کی کتابوں میں موجود ہیں شاعر نے قلم برداشتہ وہ الفاظ انہیں کو واپس لوٹا دئے ہیں۔ ہم نام نہیں لکھتے آپ خود غور کریں وہ کون تھا؟

لندن کی فضاؤں میں گونجنے والی ایک آواز

ایک پہیلی — بوجھو تو جانیں

بیان کرتا ہوں میں ناپاک سیرت ایک شیطاں کی / حقیقت میں تو سور تھا لیے صورت وہ انساں کی

بڑا زندیق تھا مردود تھا ملعون بھی وہ تھا / بڑا ابلیس تھا بھاگا ہوا چوکھٹ سے یزداں کی

کبھی کہتا خدا کا باپ ہوں اور بیٹا بھی / کبھی کہتا میں بیوی ہوں خدا کی بے قسم جاں کی

کبھی کہتا میں نطفہ ہوں خدا کا مان لو مجھکو / ذرا گستاخیاں دیکھئے تو کوئی اس بے ایماں کی

کبھی کہتا میں بے ننگ ہوں کبھی کہتا برہمن ہوں / کبھی کہتا کہ حیض آتا ہے مجھکو مثل نسواں کی

وہ اک الہامی گرگٹ تھا وہ اک الّو کا پٹھا تھا / کبھی کہتا کہ جائے عار و نفرت ہوں میں انساں کی

کمینہ دن میں ستّر بار وہ پیشاب کرتا تھا / وہ چشمہ تھا یا پرنالہ یا بارش زور و طوفاں کی

وہ ٹانگیں غیر محرم عورتوں سے روز دبواتا / لگی رہتی تھی ہر دم چاٹ اس کو جسم عریاں کی

مرا جسدم تھا تھے آلودہ کرتہ اس اناڑی کا / تو پاخانے سے لت پت تھی ازار اس جوٹھے ناداں کی

وہاں بدبو تھی ایسی پاس ٹھہرا بھی نہ جاتا تھا / نحوست آج تک ہے چار سو اس گندے داماں کی

گندھا دجال کا اور لاش تھی ابلیس کی اس پر / ہنسی ہوگی یہ منظر دیکھ کر ہر چیز دوراں کی

خدا ان کو ہدایت دے یا ان سے پاک ہو دنیا / کہ یہ سور پڑے پیچھے ہیں ناموس رسولاں کی

یہ دھنس جائیں زمیں میں ان پہ برسیں آگ کے شعلے / پڑیں کیڑے زباں میں ان کے ہر اک مرزائی شیطاں کی

رہیں جبتک یہ زندہ ہوں ذلیل و خوار دنیا میں / جسے کتے نہ سونگھیں یہ مریں وہ موت حیواں کی

غلامان محمد مصطفیٰؐ اب جاگ اٹھے ہیں / منائیں شکر خیر اپنے تخت و ایواں کی

چلے ہیں باندھ کے سر پہ کفن ہاتھوں میں جاں لیکر / خدایا لاج رکھ لے آج تو خون شہیداں کی

پچھاڑا بار ہا ہیں فرنگی شیر کو جس نے دم / دھری ہی رہ گئی اسکیم انگریزی پہلواں کی

ہماری آنکھوں سے آنکھیں ملا سکتا نہیں کوئی / جسے ہمت ہو کر لے آزمائش زور ایماں کی

غنیمت جان لو موقع ابھی توبہ کرو ورنہ
سلاخیں منتظر ہیں خیر مقدم کرنے زنداں کی

ہفت روزہ ختم نبوت

ہوں گے اور نبوت کا دعویٰ کریں گے بلکہ وہ میرے امتی کہلا کر نبوت کا دعویٰ کریں گے چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ نہیں کہا کہ میں نبی ہوں بلکہ یہ کہا ہے کہ

"میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی ہوں"

حضورؐ نے فرمایا خبردار کہیں ان کے دھوکے اور فریب میں نہ آجانا کذابون اور ایک روایت میں ہے دجالون وہ کذاب اور دجال ہوں گے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا "دجل" کسی صحیح بات کو توڑ مروڑ، ایچ پیچ اور دھوکہ و فریب دے کر غلط بنانے اور غلط بات کو صحیح ثابت کرنے پر بولا جاتا ہے اور یہ بات مرزا غلام احمد قادیانی میں پوری طرح موجود ہے پس معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مذکورہ حدیث نبویؐ کی رو سے دجال اور کذاب ہے۔

بقیہ : شاہ کے نام خط

امید ہے کہ ہماری اس چند معروضات پر غور فرمائیں گے۔

فقط والسلام

محمد اقبال رنگونی۔ مانچسٹر ۱۳ ستمبر ۸۵ء بروز جمعہ۔

بقیہ : خبریں

قاری عنایت اللہ عثمانی، قاری عبدالمنان، قاری عبداللہ، قاری حاجی محمد، قاری عبدالرحمٰن، قاری عبداللطیف صاحبان نے حصہ لیا، جناب حضرت محمد ریاض الحسن گنگوہی صاحب نے کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) میں شرکت کی دعوت دی۔ ڈگری کالج کے طالب علم محمد زبیر نے علماء حق کی قربانیوں پر روشنی ڈالی۔

قارئین حضرات

مضامین خبریں، خطوط صاف اور خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھ کر بھیجیں شکریہ

تحریر
محمد متین خالد
سیکرٹری مجلس تحفظ
ختم نبوت بینک دولت
پاکستان لاہور

رسول اللہ پکارتے ہیں

بینک دولت پاکستان میں مرزائیوں کی شرارت بینک کے مسلم ملازمین کے لیے ایک چیلنج

جناب تاجدار ختم نبوت کا فرمانِ اقدس ہے کہ تم میں سے کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مال، باپ، اولاد، عزیز و اقارب اور مال سے زیادہ مجھ سے پیار نہ کرے۔ لہٰذا اس حدیث پاک کی روشنی میں مرزائی اسلام کے بلند و بانگ دعوے کرنے کی بجائے عملی طور پر یہ ثابت کرنا چاہیے کہ ہمیں کائنات کی ہر چیز سے بڑھ کر باعثِ تخلیقِ کائنات کی ذات بابرکات سے پیار ہے۔ خدائے قدوس نے ہمارے پیارے نبی کو فخر الانبیاء، سید الانبیاء اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بنا کر ختم نبوت کا تاج مبارک آپ کے سرِ اقدس پر رکھا ہے اور ختم نبوت ہی اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور دیگر مذاہب سے اسلام کو ممتاز اور سرفراز کرتا ہے کہ اب دین مکمل ہو چکا ہے اور قیامت تک کوئی اور نبی رسول اللہ کے بعد نہیں آئے گا۔

قرآن پاک کی ایک سو آیات اور دو سو سے زائد احادیث مقدسہ سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور اگر کوئی کسی اور جھوٹے نبی کو مانے گا تو وہ مرتد، زندیق اور واجب القتل ہوگا۔ لہٰذا سیدنا صدیق اکبر سے لے کر آج تک حبِ رسول سے سرشار ہر مسلمان تاج ختم نبوت کی پاسبانی کے لئے اپنے خون تک کا نذرانہ دینے سے بھی گریز نہیں کرتا اور یہی ایمان کا تقاضا ہے۔ اس وقت اسلام کو سب سے زیادہ مرزائیت کے فتنے نے پریشان کر رکھا ہے یہ لوگ انگریزوں کے بنائے ہوئے جھوٹے اور مرتد مرزا قادیانی کو رہنما بھی مانتے ہیں اور اسے رسول پاک سے (نعوذ باللہ) اکمل و افضل مانتے ہیں۔ اُس کا کلمہ پڑھتے ہیں، شعائر اسلامی اپناتے ہیں اور اپنے مکروہ مذہب کی تبلیغ کر کے دینِ اسلام میں انتشار پھیلا رہے ہیں اور دینِ اسلام کے مقدس شجر کو ارتداد کی آری سے کاٹ رہے ہیں۔

الحمد للہ مسلمانوں کی طویل جدوجہد کے بعد ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے مرزائیوں کو مرتد اور غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے۔ حکومت پاکستان کے اس عظیم فیصلے کے پیش نظر انہیں دنیا بھر میں غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ان کا داخلہ اس لئے بند کر دیا گیا ہے کہ یہ کافر، نجس اور ناپاک ہیں۔ اس بات کے پیش نظر مجلس تحفظ ختم نبوت بینک دولت پاکستان لاہور نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا۔ لہٰذا مرزائیوں کے برتن بینک کی کینٹین پر علیحدہ کر دیئے گئے۔ موجودہ اسلامی حکومت میں وفاقی شرعی عدالت نے بھی انہیں کافر قرار دے دیا ہے اور صدارتی آرڈیننس کی رو سے بھی یہ گروہ دجالیت کی تبلیغ کر کے اسلام میں انتشار نہیں پھیلا سکتے۔

عزیز ساتھیو! شیخ لطیف (آفیسر گریڈ I) آج جسے سارا بینک جانتا ہے کہ وہ مرزائی اور مرتد ہے وہ اس قومی ادارے کا ماحول خراب کر رہا ہے وہ صرف مرتد ہی نہیں بلکہ اس کا مبلغ ہے بلکہ یہاں گمراہ کن لٹریچر تقسیم کرنے کی ناپاک جسارت بھی کرتا ہے۔ وہ کھلم کھلا مرزا قادیانی کے قصیدے پڑھتا ہے لیکن افسوس کوئی اُسے نہیں روکتا۔ پچھلے دنوں ہم نے کلمہ طیبہ کے پوسٹر اکاؤنٹ بلڈنگ میں بھی لگائے جو کہ ہمارے جانے کے بعد اس مردود نے سرِعام پھاڑ دیئے۔ پتہ چلنے پر ہم وہاں گئے اور سب سے پہلے اسلام کے طریق رواداری اور حسنِ سلوک کے پیش نظر اسے سمجھایا اور ساتھ ہی ساتھ وارننگ بھی دی کہ اگر آئندہ کبھی شانِ رسالت میں گستاخی کی تو نتائج کی تمام تر ذمہ داری اُس پر ہوگی لیکن بجائے باز آنے کے اس نے در پردہ سازشیں جاری رکھیں اور منور احمد اسسٹنٹ جو کہ اسی کی طرح مرزائی اور مردود ہے کو اپنے پاس ٹرانسفر کرا لیا۔ چند روز قبل شیخ لطیف کے ایما پر منور احمد نے یہ ناقابل معافی جرم کیا کہ جناب محمد مصطفیٰ کے نام کے پوسٹر پھاڑ کر زمین پر پھینک دیئے۔ اس خنزیر نے یہ حرکت کر کے مسلمانوں کی غیرت اسلامی کو للکارا ہے جس طرح اُس نے آقائے نامدار کے نام کے ٹکڑے کئے ہیں غیرت اسلامی اور حبِ رسول کا تقاضہ تو یہ تھا کہ اسی طرح اُس کے بھی ٹکڑے کر دیئے جاتے مگر جناب محمد اسلم شیخ صاحب کا حکم تھا کہ قانون کو ہاتھ میں نہ لیا جائے وہ خود اُسے قرار واقعی سزا دیں گے۔ لہٰذا ہم نے چیف صاحب کو لکھ کر رپورٹ کر دی اور بذریعہ سرکلر آپ کو بھی اس افسوسناک واقعہ کی اطلاع دیتے ہوئے کہیں گے کہ سارا بینک سراپا احتجاج بن جانا چاہیے اور مرزائیوں کے ساتھ ہر قسم کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔

باقی صفحہ ۲۱ پر

حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

فرماں روائے اردن

شاہ حسین کے نام مجلس تحفظ ختم نبوت مانچسٹر کے راہنما کا خط

انگلش سے اردو

مکرمی جناب شاہ حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج گرامی بخیر!

بعد آداب و تسلیمات کے عرض ہے کہ لندن (یو کے) اردو روزنامہ جنگ کے ۱۳؍ ستمبر ۸۵ء بروز جمعہ کے شمارے میں پہلے صفحہ پر آپ کے نام سے ایک بیان پڑھا جس میں آپ نے پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خاں سے متعلق ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ:

انہیں اپنے ایک پیارے دوست چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے انتقال کی خبر سن کر بہت دکھ ہوا ہے انہیں ہمیشہ انسانیت اور منصفانہ مقاصد کے لیے کی گئی جدوجہد کے لیے یاد رکھا جائے گا۔ وہ عرب کاز کے چیمپئن تھے ان کی مسلمانوں اور غیر وابستہ ممالک کے لیے ہر مقام پر کی گئی جدوجہد تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے۔

(روزنامہ جنگ ۱۳؍ ستمبر ۸۵ء بروز جمعہ)

مکرمی! اس پیغام کو پڑھ کر ہمیں بہت ہی دکھ پہنچا۔ اس لیے کہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ مسٹر ظفر اللہ خان اس گروہ سے تعلق رکھتے تھے اور نہ صرف تعلق بلکہ اس کے ممتاز و سرکردہ افراد میں سے تھے جو مرزا غلام احمد قادیانی (آنجہانی ۱۹۰۸ء) کو نبی اور مسیح موعود مانتے ہیں اور خاتم النبیین سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اجرائے نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ ان کے کفریہ عقائد نہایت واضح اور صریح ہیں اور ایک دو نہیں بلکہ گستاخانہ عقائد بھی شاید سب سے بڑھ چڑھ گئے ہیں اسی بنا پر مسلمانان عالم مجبور ہوئے اور ایک تحریک اٹھی کہ یا تو یہ لوگ اپنے کفریہ عقائد سے تائب ہو جائیں یا پھر اپنے آپ کو اسلام سے علیحدہ ایک جماعت تسلیم کر لیں۔ چنانچہ طرفین کی طرف سے علماء و زعماء اکٹھے ہوئے اور بحث و مباحثہ کے بعد یہ تسلیم کیا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروؤں کا دین اسلام سے کچھ بھی واسطہ اور تعلق نہیں۔ چنانچہ سابق وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی موجودگی میں یہ آئین بنایا گیا اور قادیانیوں اور ان کے ہمنواؤں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا یہ واقعہ ۷۴ء میں پیش آیا۔ پھر اس کے بعد دنیا کی تمام اسلامی مملکتوں، سعودی عرب، انڈونیشیا، ملائیشیا، متحدہ عرب امارات وغیرہ نے بھی انہیں ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر خارج از اسلام قرار دیا۔ پھر ابھی اپریل ۸۴ء میں جنرل جناب محمد ضیاء الحق صاحب نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ ان کو پاکستان میں اسلامی اصطلاحات کو استعمال کرنے پر پابندی عائد کر دی۔ کیونکہ غیر مسلموں کو اس کا قطعاً حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسلامی اصطلاحات استعمال کریں اور دھوکہ دیں۔

الغرض اتنی صراحتوں کے باوجود ان کے بارے میں جناب کا یہ جملہ کہ "اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے" دین اسلام پر بہت بڑا ظلم ہے کہ ایک غیر مسلم کو رحمۃ اللہ علیہ کہا جائے۔ اس لیے کہ رحمۃ اللہ علیہ صرف مسلمانوں کے انتقال پر کہا جاتا ہے۔ کافروں کے حق میں یہ جملہ کہیں نہیں ہے۔ اور مسٹر ظفر اللہ خان تو اپنے انہی عقائد کی بنا پر ملت اسلامیہ سے خارج تھے، قرآن کریم نے ایک مقام پر اس کی تصریح کر دی ہے ملاحظہ فرمائیے۔

ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ (التوبۃ پ ۱۱ ع ۳)

ترجمہ: نبی اور مسلمانوں کو لائق نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش چاہیں اگرچہ وہ قرابت والے کیوں نہ ہوں۔

ملاحظہ کیجیے! جب ایک مشرک کے بارے میں پیغمبر کو بھی یہ حکم ہے تو ایک کافر بلکہ مرتد کے بارے میں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہنا کہاں کا دین اور کہاں کا انصاف ہے؟

اسی طرح قرآن کریم نے فرمایا کہ

ولا تصل علیٰ احد منہم مات ابدا ولا تقم علیٰ قبرہ انہم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وہم فاسقون (التوبۃ پ ۱۰ ع)

ترجمہ: اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مر جائے اور اس کی قبر پر بھی کھڑا نہ ہو۔ اس لیے کہ وہ منکر ہوئے اللہ اور اس کے رسول سے اور وہ نافرمان مرے۔

ملاحظہ فرمایئے جب ایک منافق کے بارے میں حکم ربانی یہ ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کے لیے دعائے مغفرت و رحمت کی جائے تو ایک کافر و مرتد کے لیے رحمت و مغفرت اور جوار رحمت میں بھیجنے کی دعا مانگنا کب جائز ہو گا۔

سو جناب کا یہ کہنا سراسر غلط اور قرآن و حدیث کی روشنی میں بالکل باطل جملہ ہے۔

(۲) جناب نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ

"انہیں اپنے پیارے دوست" غالباً آنجناب مقام دوستی سے ناواقف ہیں۔ دوست کا مقام اور دوست کا مفہوم بہت اعلیٰ ہے۔ جناب نے یہ نہ سوچا کہ کس کو دوست کہہ رہے ہیں۔ کیا خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نافرمانوں اور آپ کے منکروں کو دوست کہا جا سکتا ہے؟ قرآن کریم نے تو صاف طور پر اہل کتاب کے بارے میں بھی یہ حکم صادر فرمایا ہے کہ انہیں دوست نہ بناؤ۔ ارشاد ہے۔

یاایھا الذین آمنوا لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء۔ (پ المائدہ ع)

ترجمہ:- اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔

جب اہل کتاب کے بارے میں یہ حکم ہے تو ایک ارتدادی گروہ سے تعلق رکھنے والے شخص سے دوستی کہاں تک جائز ہوگی یہ آپ خود سوچ لیں۔ اسی لئے قرآن کریم نے ایک مقام پر کہا کہ خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستانہ تعلق رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا ارشاد ہے۔

لا تجد قوماً یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم (پ ۲۸ المجادلۃ ع ۳)

ترجمہ:- جو لوگ اللہ پر اور یوم قیامت پر ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے برخلاف ہیں اگرچہ وہ ان کے باپ بیٹے، بھائی یا خاندان ہی کیوں نہ ہو۔

یہ اور اس قسم کی دیگر آیات کریمہ کی روشنی میں علماء اسلام نے کافروں اور خدا اور اس کے رسولوں کے دشمنوں سے دوستی و تعلق کو بالکل ناجائز فرمایا ہے۔ بوقت ضرورت اور حاجات شدیدہ کے وقت ان سے ملاقات اور مسائل پر گفتگو وغیرہ تو بقدر ضرورت ہو سکتی ہے لیکن دوستی ایک بہت اونچا اور پرمعنی لفظ ہے رکھنا کسی طرح بھی درست نہیں۔ حضرت مولانا سیدنا مجدد الف ثانی امام الشیخ احمد السرہندی، قدس سرہ السامی نے اپنے مکتبۂ فکر کے بالائق صد احترام [illegible] مقام پر کفار کی دوستی اور عزت سے متعلق جو ارشاد فرمایا ہے اگر آپ انہیں ملاحظہ کریں تو آپ کو اس کا اندازہ ہو سکے گا کہ جب کفار و مشرکین کے ساتھ دوستی کا یہ وبال ہے تو ایک جھوٹی نبوت کے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروؤں کے ساتھ دوستی کا کیا انجام ہو گا؟ آپ کا یہ ارشاد آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت احکام اسلامیہ کی بجا آوری اور رسوم کفر کے دور کرنے ہی سے ہے کیونکہ اسلام اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایک کا ثابت کرنا دوسرے کے اٹھانے کا موجب ہے ان دو ضدوں کا جمع ہونا محال ہے۔ ایک کو عزت دینا دوسرے کو ذلیل و خوار کرنے کا باعث ہے حق تعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ السلام کو فرماتا ہے:

یاایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم۔

ترجمہ:- اے نبی لڑائی کر منکروں سے منافقین سے اور سختی کر ان پر

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ السلام کو جو خلق عظیم سے موصوف ہیں کفار سے جہاد اور ان پر سختی کرنے کا حکم دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ کفار سے سخت رویہ اختیار کرنا بھی خلق عظیم میں داخل ہے۔ ثابت ہوا کہ اسلام کی عزت کفر اور اہل کفر کی خواری اور ذلت میں ہے جس نے کفار کو عزت دی اس نے اسلام کو ذلیل کیا۔ عزت دینے سے یہ مراد نہیں کہ ان کی خواہ مخواہ تعظیم ہی کی جائے اور انہیں اونچی جگہ بٹھایا جائے۔ بلکہ انہیں اپنی مجالس میں جگہ دینا۔ ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ان سے گفتگو کرنا بھی ان کے اعزاز میں شامل ہے۔ انہیں کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیئے اگر کوئی دنیوی غرض اور کام ان سے متعلق ہو اور ان کے سوا کسی سے حاصل نہ ہو سکے تو انہیں بے قدر جانتے ہوئے بقدر ضرورت ان سے معاملہ کرنا چاہیئے۔ اور کمال اسلام یہ ہے کہ دنیوی غرض کے لیے بھی ان سے رابطہ قائم نہ کیا جائے اور ان سے میل جول نہ رکھا جائے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں انہیں اپنا اور اپنے پیغمبر علیہ السلام کا دشمن قرار دیا ہے۔ خدا اور اس کے رسول علیہ السلام کے ان دشمنوں سے میل جول اور انس و محبت بہت بڑی تقصیروں میں شامل ہے ان دشمنوں کے ساتھ دوستی اور انس کا کم از کم ضرر و نقصان یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے اجراء کی قدرت اور کفر کے نشانات اٹھانے کی قوت مغلوب اور کمزور ہو جاتی ہے اور ان سے تعلق دوستی کا حیاء اس میں مانع ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑا ضرر و نقصان ہے۔ دشمنان خدائے عزوجل سے دوستی و الفت خدا تعالیٰ کے ساتھ دشمنی کی طرف کھینچ کرلے جاتی ہے انسان گمان کرتا ہے کہ وہ اہل اسلام سے ہے اور خدا اور رسول کی تصدیق اور ان پر ایمان رکھتا ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ اس طرح کے برے اعمال اس کی دولت اسلام کو بالکلیہ ملیامیٹ کر دیتے ہیں نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔

خواجہ پندارد کہ مرد واصل است
حاصل خواجہ بجز پندار نیست

(خواجہ کا گمان ہے کہ وہ مرد واصل ہیں لیکن فی الحقیقت خواجہ صاحب کو صرف یہ گمان ہی حاصل ہے۔) ان نالائقوں کا کام ہی یہ ہے کہ اسلام اور اہل اسلام کا تمسخر اڑاتے ہیں اور اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ اگر قابو پائیں تو مسلمانوں کو ہلاک کر دیں یا سب کو قتل کر دیں یا کفر کی طرف پھیر کرلے جائیں تو اہل اسلام کو بھی غیرت کرنا چاہیئے کیونکہ ایمان باحیاء بننے کا تقاضا کرتا ہے۔ مسلمان کے ننگ و شرم کا پاس کرنا

ضرور کاہے۔ ہمیشہ ان کی ذلت و خواری کے درپے رہنا چاہیئے (مکتوبات اردو ترجمہ مجدد الف ثانیؒ حصہ سوم دفتر اول ص۲۷) ایک اور مقام پہ تحریر فرماتے ہیں کہ،

اہل کفر سے عداوت رکھیں اور ان پر سختی کریں،

مکتوبات حصہ اول دفتر اول ص۹۳

سیدنا مجدد الف ثانیؒ کے اس الہامی مکتوب سے پاکستان کے ان تمام دانشوروں اور مفکروں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے جو وقتاً فوقتاً دین اسلام کے دشمنوں کے بارے میں کچھ نہ کچھ نت نئے طریقے اپنا کر بولا کرتے ہیں۔ اور حضرتؒ کا یہ مکتوب اس لائق ہے کہ پاکستان کے تمام دفاتر میں اسے فکمد کر رکھا جائے اور اس پر غور کیا جائے

الحاصل سیدنا مجدد الف ثانیؒ کا یہ مکتوب گرامی گو کفار و منافقین سے متعلق ہے لیکن اگر آپ اس پہ غور کریں گے تو آپ کو اس امر کا کچھ سمجھنا آسان ہو جائے گا کہ جب کفار و منافقین کے بارے میں یہ رویہ اختیار کرنے کا حکم ہے تو پھر مرتدین اور عقیدۂ ختم نبوت کے منکروں اور اجرائے نبوت کا عقیدہ رکھنے والوں کے بارے میں کس قدر سختی کرنے کا حکم ہوگا۔ چہ جائیکہ انہیں دوستی کے مرتبے پہ فائز سمجھا جائے اور نہ صرف دوستی بلکہ ایک پیارے دوست سمجھا جائے۔

(۳) آنجناب کا یہ پیغام کہ "وہ یقیناً عرب کاز کے چیمپئن تھے" یہ بھی خلاف حقیقت ہے۔ قادیانی گروہ کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والا ادنیٰ طالب علم بھی اس سے بخوبی آگاہ ہے کہ قادیانی گروہ صیہونی طاقتوں کے آلۂ کار ہیں اور ان کے مفادات کے لیے ہر موڑ پہ کام کرتے نظر آئیں گے۔ آخر اس کی کیا وجہ کہ اسرائیل کے دروازے عالم اسلام کے مسلمانوں خصوصاً فلسطین کے مسلمانوں پہ بند کر دیئے گئے ہیں مگر قادیانی گروہ کے لیے نہ صرف ان کے دروازے کھلے ہیں بلکہ اسرائیل میں ان کا مشن بھی ہے اور اطلاعات کے مطابق اسرائیلی افواج میں قادیانی گروہ کی بھی ایک تعداد موجود ہے آخر قادیانی گروہ کو اسرائیل کیوں گلے لگا کر رکھتا ہے تفصیلات کے لیے آپ مرزا مبارک احمد قادیانی کی کتاب (OUR FOREIGN MISSIONS) شائع کردہ احمدیہ فارن مشن ربوہ کے صفحہ ۷۹ پر دیکھئے۔

نیز جب سقوط بغداد کا حادثہ فاجعہ رونما ہوا تھا تو اس وقت بھی قادیان میں گھی کے چراغ جلائے گئے تھے اور آج بھی برابر ان لوگوں کا ان سے واسطہ ہے کیا اسی کا مطلب ہے کہ وہ "عرب کاز کے چیمپئن تھے"! کچھ تو غور کر لیجیے۔

مکرمی! مسٹر ظفر اللہ خان بھی اسی گروہ سے تعلق رکھتے تھے اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ مسٹر ظفر اللہ خان قادیانیت کے خلاف کوئی کام کریں۔ یہ بات مانی جا سکتی ہے کہ وہ قادیانیت کی خاطر ہر چیز کو قربان کر سکتے ہیں اور یہ حقیقت ہے: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ بانی پاکستان جناب قائد اعظم محمد علی جناح صاحب مرحوم کی نماز جنازہ ظفر اللہ خان نے صرف اس لیے نہیں پڑھی تھی کہ وہ قادیانی مرتد تھے اور یہ قادیانی تھے۔ جب ایک شخص اپنے محسن کے احسانات کا یہ بدلہ دکھلا سکتا ہے تو اس سے کیسے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ عرب ممالک کے لیے کوئی سود مند کام سرانجام دے سکیں گے۔ ہم تفصیلات میں جائے بغیر جناب کی خدمت میں یہ کہنے کی جسارت کریں گے کہ جناب کو شاید ان کی پوری تاریخ سے لاعلمی ہے اور تصویر کے دوسرے رخ پر آپ کی نظر نہیں پڑی ہے، ورنہ ہرگز ایسا بیان شائع نہ ہوتا۔ جہاں تک جناب کے اس پیغام کا کہ "مسلمانوں اور غیر وابستہ ممالک کے لیے ہر مقام پر کی گئی جدوجہد تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائے گی" کا تعلق ہے۔ تو ہم صرف اتنا عرض کریں گے کہ تاریخ پہ ہزار ملمع سازی کر لی جائے اور حقائق سے چشم پوشی کا ارتکاب کیا جائے حقیقت حقیقت رہے گی ملمع سازی ایک دن کھل کر واضح ہو جائے گی اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ ان کی تاریخ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے

یا .... کے قابل ہے

رنگ جب لائے گی محشر میں تو اڑ جائے گا رنگ
یہ نہ کہئے سرخی شہیداں کچھ نہیں

اور جناب کو یہ بھی بتلاتے دیتا ہوں کہ بہت سے دین اسلام کے دشمنوں اور سرکار دو عالم فداہ روحی وابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کی تاریخ بھی سنہرے حروف سے لکھنے کی کوشش کی گئی لیکن اب اس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا اور ردی کی ٹوکری میں جا چکی ہے تو اگر ان کی تاریخ کچھ لوگ حقیقت پر پردہ ڈال کر لکھ بھی لیں تو یہ چند روزہ سفیدی ہو گی پھر اندھیرا ہی اندھیرا۔

اور اگر بالفرض ان کی کوئی خدمت (اگر ہو بھی) بظاہر نظر بھی آجائے تو یہ ان کی ملت و ملک دشمنی کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہے قرآن کریم کا یہ ارشاد بالکل اس کی وضاحت کر رہا ہے کہ:۔

واثمھما اکبر من نفعھما (البقرۃ پ۲ ع)

ترجمہ:۔ ان کا گناہ بہت بڑا ہے ان کے فائدے سے۔

لہٰذا ہم اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے آپ کے علم میں یہ بات بھی لانا چاہتے کہ ہیں کہ خدارا آپ کوئی ایسا بیان نہ دیا کریں جس سے ملت اسلامیہ کے ہر شخص کی دل آزاری ہوتی ہو۔ ان کفار و مرتدین سے متعلق آنجناب جیسے لوگوں کی طرف سے ایسی کوئی بات شائع ہو جاتی ہے تو وہ پھولے نہیں سماتے اور اس بات کو بطور شہادت پیش کرتے ہیں اور یوں بہت سے مسلمان نوجوان ان کے دام فریب میں آکر اپنا دین و ایمان لٹا بیٹھتے ہیں۔

نیز ہم امید کریں گے کہ آنجناب جلد از جلد اس امر کی وضاحت فرمائیں گے کہ:۔

۱۔ کیا آپ نے بعینہٖ یہی پیغام بھیجا ہے جو شروع میں درج ہوا ہے؟

۲۔ یا اخبار مذکور یا اس کے نمائندے نے کوئی ترمیم و اضافہ سے کام لیا اور آپ کی طرف انتساب کر دیا؟

۳۔ کیا آپ نے اپنے اس منسوب شدہ پیغام کو پڑھنے کے بعد اس سے لاتعلقی کا اظہار کیا؟

۴۔ اور اگر آپ کا واقعی یہ پیغام ہے تو ہم یہ کہنے کی جرأت کریں گے کہ آپ اس پیغام کو واپس لیں۔ اس لئے کہ یہ بیان نہ صرف خلاف حقیقت ہے بلکہ خلاف شریعت بھی ہے۔ اور آئندہ کے لیے احتیاط کرنے کی درخواست ہے۔

نوٹ! خبر کی فوٹو کاپی خط کے ہمراہ منسلک ہے!

باقی صفحہ ۱۳ پر

مولانا اللہ وسایا صاحب

اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے

لیکن یہ عامۃ المسلمین کا کام نہیں بلکہ حکومت اسلامیہ کی ذمہ داری ہے

روزنامہ "وطن" کی اشاعت ۲۳ اگست ۱۹۸۵ء میں "اسلام رواداری کا مذہب ہے" کے عنوان پر انگلینڈ میں قادیانی جماعت کے مرکز "مرے" کے رہنے والے ایک پروفیسر صاحب کا مضمون شائع ہوا۔ موصوف نے علماء کرام پر تنگ نظری کا تیر چلاتے ہوئے مندرجہ ذیل نکات اٹھائے۔ تاریخ کا ریکارڈ درست رکھنے کے لیے ان نکات پر ترتیب وار چند معروضات پیش خدمت ہیں۔

نمبر ۱: "غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کی کسی کو فکر نہیں"
بڑے اخلاص سے پروفیسر صاحب نے یہ بات کہی۔ ہر دین کا درد رکھنے والے مسلمان کو اس کی فکر کرنی چاہیئے۔

پروفیسر صاحب کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ اس "محاذ" پر کام کرنے کے لیے بحمدہ تعالیٰ اہل اسلام کی ایسی منظم جدوجہد کے ذریعہ نمائندگی ہو رہی ہے کہ صرف برطانیہ نہیں بلکہ پوری دنیا میں مجاہدین فی سبیل اللہ دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے در بدر کی حاضری سے اسلام کی دعوت کا پیغام دے رہے ہیں۔

جیسا اس محاذ پر جماعت اس وقت ہوتی ہیں رقت ایک جماعت کا سربراہ مرزا بشیر الدین محمود اپنی نام نہاد تبلیغ کو اسلام کے حسین لبادہ میں پیش کرنے کے لیے برطانیہ اور فرانس کے دورہ پر گئے اور اخبار "الفضل" قادیان ۲۸ جنوری ۱۹۲۴ء کی رپورٹ کے مطابق "جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال تھا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں مگر قیام انگلستان کے دوران مجھے اس کا موقعہ نہ ملا۔ واپسی پر جب ہم فرانس گئے۔ تو میں نے چودھری ظفر اللہ خان صاحب سے جو میرے ساتھ تھے۔ کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں۔ جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آ سکے وہ بھی فرانس سے واقف نہ تھے مگر مجھے ایک اوپیرا میں لے گئے۔ جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ اوپیرا سینما کو کہتے ہیں چودھری صاحب نے بتایا کہ یہ اعلیٰ سوسائٹی کی جگہ ہے جسے دیکھ کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہے میری نظر چونکہ کمزور ہے۔ اس لیے دور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں۔ میں نے چودھری صاحب سے کہا کیا یہ ننگی ہیں۔ انہوں نے بتایا یہ ننگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ ننگی معلوم ہوتی تھیں۔ نام ہی کا لباس ہے گو اس سے جسم کا ہر حصہ بالکل ننگا نظر آتا ہے۔

غور فرمایئے کہ جب نام نہاد مذہبی جماعت کے سربراہ سینما دیکھیں۔ عریانی والے حصے یورپین سوسائٹی کے عیب کے حصے کے معائنہ کرنے کے شوقین ہوں۔ ایسی سینکڑوں عورتوں کے شو جن میں وہ بالکل ننگی بلکہ جسم کا ہر حصہ بالکل ننگا نظر آتا ہو دیکھیں اور پھر غضب یہ کہ سب کاروائی اسلام کے ٹھیکیدار ہونے کے نام پر کریں۔

تو اس حالت میں مسلمانوں کا سب سے پہلے فرض بنتا ہے کہ کفر اور اسلام کی جن حدود کو توڑا جا رہا ہے ان کو وہ قائم کریں کفر کو اسلام کے رنگ میں پیش کر کے جو لوگ اسلام کے مقدس نام و مقدس مشن کو بدنام کر رہے ہیں۔ اور اپنے اس کردار سے اسلام کی مقدس پیشانی پر بدنما داغ لگا رہے ہیں اس داغ کو صاف کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کفر کی اس چال کو بھی مسلمانوں پر واضح کرنے کے لیے ایسے اقدامات کیے جائیں جس سے کفر و اسلام میں تمیز و فرق واضح ہو جائے ایسے طور پر کہ کوئی کافر اپنے کفر کو اسلام کے رنگ میں پیش کرنے کی جسارت نہ کر سکے۔ یہ انتہائی ضروری ہے اور الحمد للہ اس کے لیے مؤثر کوشش ہو رہی ہے۔ اصل دشمن اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ جتنا مار آستین بن کر دوست نما دشمن نقصان دیتا ہے اس لیے ان مار آستینوں سے باخبر رہنا ضروری ہے۔

نمبر ۲: مسلمانوں کو کافر بنانا
بہت بری بات ہے کہ کلمہ پڑھنے والے کروڑوں مسلمانوں کو کھلم کافر قرار دے دیا جائے اپنے منکرین کو جہنمی کہا جائے جیسا کہ ——

الف کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ آئینہ صداقت ص ۳۵ مرزا بشیر الدین محمود۔

(ب) ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی (مرزا) کے منکر ہیں۔ انوار خلافت از مرزا محمود ص ۹۰۔

(۵) جو شخص مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے (کلمۃ الفصل ص۱۱۰ مرزا بشیر پسر مرزا قادیانی۔

(د) خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ خط مرزا قادیانی بنام ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی)

(ہ) مرزا کا ہر دشمن جہنمی ہے (انجام آتھم ص ۔ مرزا قادیانی

نمبر ۳ کسی کا نکاح باطل ٹھہرایا۔

اس کی چند مثالیں پروفیسر صاحب کے لیے پیش خدمت ہیں۔ (الف) حضرت مسیح موعود (مرزا) کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے (برکات خلافت ص۷۵ مرزا محمود)۔

(ب) غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز ہی نہیں (برکات خلافت ص۷۵)

نمبر ۴ کسی کے جنازے کو ناجائز بتایا۔

پروفیسر صاحب توجہ فرمائیں کہ جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا اگرچہ وہ معصوم ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔ (از مرزا محمود اخبار الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

(ب) غیر احمدی کے چھوٹے بچے کا بھی جنازہ اسی حکم میں ہے جس طرح کہ ہندو و عیسائی کا (انوار خلافت ص۹۳ مرزا محمود)

(ج) غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا اب باقی رہ کیا گیا ہے۔ جو ہم ان کے ساتھ مل کر سکتے ہیں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی۔ دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ (کلمۃ الفصل از مرزا بشیر) ص۱۶۹۔

(د) بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح مرحوم کا جنازہ وہ کون سے وزیر تھے جنہوں نے نہیں پڑھا تھا اور یہ کہہ کر نہیں پڑھا کہ وہ مسلمان قوم کا کافر۔ وہ کافر قوم کا مسلمان۔

نمبر ۵۔ کسی کو مرتد قرار دیا۔

پروفیسر صاحب انصاف فرمائیں کہ مرزا قادیانی نے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کو اپنے نہ ماننے کی وجہ سے مرتد قرار دیا تھا۔

(۲) قتل پر لوگوں کو اکسایا گیا۔

پروفیسر صاحب آپ کا ان لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے۔ جنہوں نے نہ صرف اکسایا بلکہ قادیان وغیرہ میں قتل کرائے مسلمانوں کے مکانات کو آگ لگوائی مخالفین کی آبرو سے کھیلا حال ہی میں مولانا اسلم قریشی کو اغوا کرنے کی پاداش میں گرفت کے ڈر سے فرار اختیار کر کے برطانیہ کو اپنا مسکن بنایا۔ مولانا ارشد پر قاتلانہ حملہ کیا ساہیوال میں دو مسلمانوں کو شہید کیا۔ سکھر میں دو مسلمانوں پر دستی بم پھینک کر ان کو شہید کیا گیا اور زخمی ہوئے علماء کو قتل یا اغوا کی دھمکیاں دی گئیں آنجناب کا ان امور کے بارے میں کیا ارشاد گرامی ہے۔

۷۔ غیر مسلم اقوام تحقیر و تضحیک کے شکار ہیں

پروفیسر صاحب آپ غیر مسلم اقوام کی تحقیر و تضحیک پر نوحہ کناں ہیں۔ یہ تو ہمیشہ اہل حق کے ساتھ ہوتا ہی رہا ہے۔ اسی صدی کی بات ہے۔ کہ مرزا قادیانی نے اپنے نہ ماننے والوں کو کنجریوں کی اولاد قرار دیا۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷) علماء اسلام کو بدقسمت بدگمان۔ جاہل۔ نادان۔ ذلیل۔ ملاؤں، پلید ملاؤں، ناپاک مولویوں، پلید طبع مولوی کا خطاب دیا۔ (ایام الصلح ص۱۶۵) (از مرزا ص۱۲۳، ص۱۲۴) ص۱۱۶۔ انسانوں سے بدتر، پلید، جاہل کہا (ایام الصلح ص۱۶۶) شیطان کہا۔ (انجام آتھم ص۲۲۔ خنزیر سے بدتر مردار خور، گندی روحو، اندھیرے کے کیڑے کہا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱) کتے کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۵)۔ ایسی مقدس زبان استعمال کرنے والے جناب مرزا قادیانی کی ان تعلیمات کے ہوتے ہوئے باقی غیر مسلم اقوام کی تضحیک سے کیوں دل برداشتہ ہیں ان تمام توہین کرنے والوں اور ایسی شریفانہ زبان استعمال کرنے والوں کے عالمی چیمپئن مرزا قادیانی تھے۔

(۸) امت کے حصے بخرے ہو رہے ہیں۔

آپ نے صحیح فرمایا۔ مگر امت کی وحدت کا راز ختم نبوت میں مضمر ہے۔ حضور علیہ السلام کے بعد جو کسی اور شخص کو نبی بناتا ہے۔ وہ امت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کا مرتکب ہے۔ اس لیے کہ نبی کے آنے سے امت بدل جاتی ہے وہی شخص نے کہا کہ ”سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا“۔ یہ ہے امت کی وحدت کو نقصان پہنچا کر حصے بخرے کرنے والا۔ اللہ رب العزت اس کا تدارک کرنے کی امت کو توفیق بخشے۔

(۹) ارتداد کی شرعی سزا

پروفیسر صاحب کا یہ آخری نقطہ ہے۔ اس پر بڑے جز بز ہوئے۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں۔ قرآن و حدیث دین کا اصل الاصول ہیں۔ اگر قرآن و حدیث میں یہ مل جائے کہ من ارتد فاقتلوہ۔ من بدل دینہ فاقتلوہ تو پھر یہ حابات کو طول دینے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ باقی رہا ارتداد کی شرعی سزا پر اعتراض تو اس میں سمجھنے سے پہلے اتنی بات سمجھ نہ لیں کہ مرتد کا وہی حکم ہے جو باغی کا ہے۔ جس طرح تمام اقوام عالم کے نزدیک باغی کی سزا قتل ہے۔ اسی طرح خاتم المعصومین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باغی (مرتد) کی سزا بھی قتل ہے۔ مگر یہ جماعت المسلمین کا کام نہیں، بلکہ حکومت اسلامیہ کا کام ہے۔ حضور علیہ السلام نے اسود عنسی کو قتل کرنے کے لیے اپنے صحابی غالباً حضرت فیروز کی ڈیوٹی لگائی تھی۔ اور اسود عنسی، حضور علیہ السلام کے زمانہ میں قتل ہوا۔ تفصیل کے لیے فتح الباری ص۵۵ ج۲۰ دیکھی جا سکتی ہے۔

مسیلمہ کذاب جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قاصد بھیجے۔ آپ نے ان قاصدوں سے فرمایا کہ اگر سفیروں کا قتل کرنا جائز ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔ مگر قاصد ہونے کے باعث ایسا نہ کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب کے ساتھ جو سلوک کیا وہ اسی فرمان نبوی علیہ السلام کی روشنی میں تھا۔ ارتداد کی شرعی سزا پر پروفیسر بحث کر کے کہیں، اپنے دل کے چور کو تو مطمئن کرنے کی کوشش نہیں کر رہے۔

★ ★ ★

آنجہانی ظفرو قادیانی کی موت

پیرِ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر تحریک خدام اہل سنت پاکستان

صدر اور وزیر اعظم کے تعزیتی پیغامات
خلافِ اسلام اور عقیدۂ ختم نبوت کے منافی ہیں

(۱) اخباری تفصیلات کے مطابق مرتد ظفر اللہ قادیانی آنجہانی یکم ستمبر کو لاہور میں موت کا شکار ہوا۔ حکومت کی اجازت سے ۲؍ ستمبر کو پولو گراؤنڈ لاہور میں اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی جس میں دس ہزار افراد نے شرکت کی...... ان میں سے زیادہ تر افراد نے سینوں پر سیاہ فیتے اور کلمہ طیبہ کے بیج لگا رکھے تھے کلمہ طیبہ کا ایک بیج، سر ظفر اللہ خان کے جسد کے گرد لپٹی سفید چادر پر بھی لگایا گیا تھا۔ تابوت کے اوپر ایک سبز و سیاہ چادر ڈالی گئی تھی۔ جس پر قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا (بحوالہ مشرق لاہور ۳؍ ستمبر ۱۹۸۵ء) اور جنگ لاہور ۳ ستمبر میں لکھا ہے کہ۔ نماز جنازہ میں شریک بہت سے افراد نے کلمہ طیبہ کے بیج لگا رکھے تھے اور اس کا ورد بھی کر رہے تھے

(۲) صدر ضیاء الحق۔ وزیر اعظم محمد خان جونیجو اور گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان نے اپنے الگ الگ تعزیتی پیغامات میں چوہدری محمد ظفر اللہ کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے پیغامات میں مرحوم کی روح کو اللہ تعالیٰ کے جوار رحمت میں جگہ دینے اور مرحوم کے پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی۔

(جنگ لاہور ۳ ستمبر ۱۹۸۵ء)

(۳) وفاقی کابینہ نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ کابینہ کی جانب سے سوگوار خاندان کو تعزیتی پیغام بھیجا جائے جنگ لاہور ۳ ستمبر ۱۹۸۵ء۔

(۴) نوائے وقت راولپنڈی ۲؍ ستمبر ۱۹۸۵ء میں مرتد ظفر اللہ خان کے متعلق لکھا ہے: "لیکن ہر دور میں ان کی اولین وفاداری اپنی قادیانی جماعت کیلئے وقف اور مخصوص رہی اسی وجہ سے وزیر خارجہ ہونے کے باوجود قائد اعظم کی نماز جنازہ میں شامل نہیں ہوئے تھے اور پوچھنے پر یہ جواب دیا تھا کہ انہیں مسلمان حکومت کا کافر وزیر یا غیر مسلم حکومت کا مسلمان وزیر سمجھا جا سکتا ہے۔"

شرعی حکم

امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی دجال کذاب اور مرتد تھا اس کو نبی یا ولی ماننے والے بھی (قادیانی ہوں یا لاہوری مرزائی) کافر ہیں۔

(۲) ۱۹۵۳ء میں ظفر اللہ مرتد کو وزارت خارجہ سے ہٹانے اور مرزائیوں کو کافر قرار دینے کے لئے ایک تاریخی تحریک امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی مجاہدانہ سرگرمیوں کے تحت چلی تھی جس کے صدر حضرت مولانا ابو الحسنات صاحب (لاہوری) تھے اس کے بعد ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ پھر اس کے بعد موجودہ صدر مملکت جنرل ضیاء الحق صاحب نے بھی اپنے نافذ کردہ قادیانی آرڈیننس میں مرزائیوں کو غیر مسلم (کافر) قرار دے کر ان پر اسلام، اذان اور نماز وغیرہ اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی لگا دی علاوہ ازیں یہ بھی ملحوظ رہے کہ قادیانیوں کے نزدیک کلمہ اسلام اور قرآن میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی ہی ہے۔ العیاذ باللہ چنانچہ خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم۔ (۳) اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (ایک غلطی کا ازالہ ص۳ مطبوعہ ربوہ تیسرا ایڈیشن)۔

کافر کیلئے دعائے مغفرت ناجائز ہے اور مرتد کیلئے تو بیمار پرسی بھی ناجائز ہے اور نہ تعزیت اور دعائے مغفرت۔ ظفر اللہ شروع میں مسلمان تھا پھر مرزا قادیانی دجال کو نبی ماننے کی وجہ سے مرتد ہو گیا اور موت تک اپنے کفر و ارتداد پر قائم رہا۔

(۴) ظفر اللہ خان مرتد کی لاش کی چادر پر کلمہ طیبہ لکھنا اور جنازہ پڑھنے والوں کا کلمہ طیبہ کے بیج لگانا اور کلمہ طیبہ کا ورد کرنا جنازہ کی آڑ میں قادیانیوں کا یہ مظاہرہ جنرل ضیاء الحق کے نافذ کردہ آرڈیننس کیلئے ایک کھلا چیلنج تھا گویا کہ ظفر اللہ کی لاش بھی صدر کے ختم نبوت آرڈیننس کی دھجیاں بکھیر رہی تھی۔

(۵) ظفر اللہ اپنے کفر میں اتنا پختہ تھا کہ اس نے بانی پاکستان محمد علی جناح کی نماز جنازہ بھی اس لئے نہیں پڑھی کہ وہ ان کو کافر سمجھتا تھا۔ حالانکہ بانی پاکستان نے ان کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنایا تھا۔

(۶) مرزائیوں نے صدر مملکت کے اسلامی ریفرنڈم کا بھی مکمل بائیکاٹ کیا ہے۔

الٰہی حالات بدلے

۱۔ صدر مملکت جنرل ضیاء الحق کی طرف سے مرتد ظفر اللہ کی بیماریرسی کھلے میدان میں نماز جنازہ کی اجازت پھر اس مرتد کیلئے تعزیت اور دعائے مغفرت وغیرہ افعال قابل مذمت ہیں۔ کیونکہ یہ افعال شریعت محمدیہ کیخلاف اور اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہیں۔

۲۔ صدر مملکت نے مرتد ظفر اللہ کو یہ اعزازات دیکر اپنے ہی نافذ کردہ قادیانی آرڈیننس کو مجروح کیا ہے ظفر اللہ جیسے مرتد اور جہنمی شخص کیلئے یہ مراعات و اعزازات رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم ترین منصب ختم نبوت سے بیوفائی کے مترادف ہیں۔

۳۔ یہ اعزازات حضرت صدیق اکبر اور دوسرے خلفائے راشدین حضرت فاروق اعظم حضرت عثمان ذوالنورین حضرت علی المرتضیٰ اور جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجماعی فیصلہ کیخلاف ہیں جنہوں نے مسیلمہ کذاب وغیرہ جھوٹے نبیوں اور ان کے پیروکاروں سے جہاد بالسیف کرکے ان کا قلع قمع کردیا تھا اگر مرتد توبہ نہ کرے تو شریعت اسلامیہ اس کو زندہ رہنے کا حق نہیں دیتی۔

۴۔ یہ وہی قادیانی پارٹی ہے جس نے مولانا اسلم قریشی کو شہید کیا تھا۔

۵۔ صدر ضیاء الحق کے اس طرز عمل نے سنی مسلمانوں کو بہت زیادہ مایوس کردیا ہے اور آئندہ کے لئے کوئی توقع نہیں رہی کہ وہ اپنے دور اقتدار میں صحیح معنوں میں اسلامی نظام حکومت قائم کرسکیں گے۔

۶۔ صدر مملکت وزیر اعظم اور ارکان حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس خلاف شریعت طرز عمل سے خلوص قلب سے توبہ کریں اور پاکستان کے کروڑوں سنی مسلمانوں سے بھی واضح طور پر معذرت کریں جنہوں نے اسلامی ریفرنڈم کے حق میں پورے جوش و خروش سے حصہ لیکر جنرل صاحب کو پانچ سال کیلئے صدر بنایا ہے۔

۷۔ اگر جنرل ضیاء الحق صاحب اپنے اس خلاف شرع طرز عمل سے توبہ نہیں کریں گے تو پھر قیامت میں انہیں حضور رحمۃ العالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کیونکر نصیب ہو سکے گی۔

وما علینا الا البلاغ۔

نہ جا اس کے تحمل پر کہ بے ڈھب ہے گرفت اسکی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اسکا

نوٹ: اس سلسلہ میں مذکورہ بالا الفاظ پر مشتمل ایک قرارداد مذمت بھی مدنی مسجد چکوال میں منظور کی گئی

اختر ... رسوا ... [illegible]

غیور مسلمانو! رسول اللہ آپ سب کو گنبد خضرا سے پکار پکار کر فرما رہے ہیں کہ اے میرا کلمہ پڑھ کر پاک و پاکیزہ بننے والو تمہارے سامنے میرا ایک دشمن میرے نام کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم محض خاموش تماشائی بنے ہوئے ہو اور مصلحتیں تلاش کر رہے ہو کیا میرے ختم نبوت کے اس تاج کی جو خدا نے میرے سر پر رکھا ہے حفاظت نہ کرو گے کیا میرے نام کی جس کو خدا نے بلند کیا ہے اس کے تقدس اور عظمت کی پاسبانی نہ کرو گے۔؟

مسلمانو! ہماری غیرت اسلامی کو کیا ہوگیا ہے ہم کس منہ سے محشر کی گرمی میں کالی کملی کا سایہ تلاش کریں گے اگر آج کالی کملی والے کے نام کی بے حرمتی دیکھ کر بھی خاموش رہے تو ہم کس منہ سے جام کوثر پئیں گے اگر آج ساقی کوثر کی ناموس کا تحفظ نہ کرسکے، مسلمانو بتاؤ کیا پاکستان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا نعرہ لگا کر اس ... حاصل کیا گیا تھا کہ اس میں رسول پاک کی ذات کی توہین کی جائے جس ذات کے صدقے ہمیں اسلام کا یہ قلعہ پاکستان ملا ہے کیا اس کا شکریہ اس انداز سے ادا کرو گے کہ اس کے نام کے ٹکڑے ہوں اور تم برداشت کر جاؤ؟ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ اسلام کا قلعہ پاکستان ہو اور سب سے بڑا قومی بنک ہو اور مرزائی نہ ہونے کے برابر ہوتے ہوئے ہزاروں مسلمانوں کی موجودگی میں ان کے آقا کا نام پھاڑ کر زمین پر پھینک دیں۔ بتائیے کہ ہم کس منہ سے رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں؟ اور سوچیے کہ آپ رسول پاکؐ کی حدیث مبارک جو کہ شروع میں تحریر کی گئی ہے اس پر کس حد تک عمل پیرا ہیں؟

ہم چیف منیجر جناب محمد اسلم شیخ صاحب سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس سے پہلے کہ کوئی سنگین واقعہ رونما ہو منور احمد کو بنک ملازمت سے برطرف کردیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ شیخ لطیف کو بھی پکڑ ڈالا جائے اور اسے سخت سزا دی جائے۔ ہم اس سرکار کے ذریعے عزت مآب صدر پاکستان عاشق رسولؐ جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ اس مرتد کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ وفاقی محتسب اعلیٰ جناب سردار اقبال صاحب اور گورنر اسٹیٹ بنک پاکستان جناب اے جی این قاضی صاحب سے بھی ہماری یہی گزارش ہے شکریہ

جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

احقر محمد عثمان الوری کراچی

بقیہ: بزم ختم نبوتؐ

کوئی پناہ دینے کے لئے تیار نہیں وہ آج اسرائیل کی طرح دوسروں کے رحم و کرم پر ثانوی حیثیت سے گزر رہے ہیں کیونکہ ارتداد کی زندگی طویل نہیں ہوتی ان کا وقت تمام ہو چکا ہے اب بھی وقت ہے کہ وہ دل کی آنکھیں کھولیں اور دین حق کی طرف لوٹ آئیں اور اسلامی برادری میں شامل ہو کر مسلمان بن جائیں۔ اسکے علاوہ کوئی راستہ نہیں اور کوئی جائے پناہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی سچا اور پسندیدہ دین ہے

بزم ختم نبوت

قارئین! ان صفحات میں اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔

بلی تھیلے سے باہر آگئی

جنگ کراچی ۳ اگست ۱۹۸۵ء صفحہ ۲: احمدیہ ایسوسی ایشن کے سیکرٹری عبدالرحیم بیگ نے یادداشت کی نقول صوبائی سیکرٹری اور انسپکٹر جنرل آف پولیس سندھ کو بھیجی ہے کہ علماء کی جانب سے احمدیوں کے خلاف چلائی جانے والی تحریک کے باعث ملک کے مستقبل کو شدید خطرہ لاحق ہے۔

ہم تو عرصہ دراز سے کہہ رہے ہیں کہ مرزائی پاکستان کے لئے خطرہ ہیں۔ آج مرزائی عبدالرحیم بیگ نے خود ہی تسلیم کر لیا ہے لیکن تحریک سے پاکستان کو نہیں بلکہ مرزائیوں کو خطرہ ہے۔ مرزائی خود شر انگیز ہیں۔ ظالم ہیں لیکن مظلوم بن کر مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ مولانا اسلم قریشی کو شہید کیا۔ مولانا اللہ یار کو زدو کوب کیا۔ ساہیوال میں دو مسلمانوں کو شہید کیا۔ مسجد مغل پورہ سکھر میں بم پھینکا۔ کر دو مسلمانوں کو شہید کیا۔ کنسری میں مولوی عقیل صاحب پر پستول تان لیا۔ قاری شبیر احمد عثمانی کو جو دھمکی آمیز خط لکھا گیا اس میں لکھا کہ ۵ مولویوں کی لسٹ خدام الاحمدیہ کو دے دی گئی ہے۔ سب کا انجام درد ناک ہوگا۔ اور خط میں جو زبان استعمال کی گئی ہے اگر ہمیں اسے کو بیان کرنے کی اجازت دی جاتی تو ایسی زبان استعمال نہ کرتا لیکن یہ فحش گوئی۔ بدزبانی۔ بے ہودگی۔ گالی گلوچ جھوٹ ان کو ورثے میں ملا ہے۔ ان مرزائیوں کا گرو گھنٹال غلام احمد قادیانی اس سے بھی بدتر اور بازاری زبان بولتا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں۔ دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ گئی ہیں۔

(نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳ طبع ربوہ مصنف غلام احمد)

ہم آہ بھی بھرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

یہ مسئلہ صرف علمائے کرام کا نہیں ہر اس آدمی کا مسئلہ ہے جو مسلمان ہے۔ ڈاکٹر ہو، تاجر ہو، ملازم ہو، زمیندار ہو، وکیل ہو، مولوی ہو، ملٹری مین ہو۔ آپ مسلمان ہیں مرزائیوں کے خلاف ڈٹ جائیں۔ ہر معاملے میں جہاد کریں۔ انشاء اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ جب تک بائیکاٹ کا اجتماعی پروگرام نہیں بنتا انفرادی طور پر ہر مسلمان بائیکاٹ کرے۔ ہر مسلمان ان سے لین دین بند کر دے۔ محبت رسول کا عملی ثبوت دیں۔ یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت قیامت کے دن کام آئے گی آخر ایک دن مرنا ہے۔ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں لے کر جائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے خلاف جہاد کرتے ہوئے مریں اور کسی مرزائی سے لین دین نہ کریں نہ تعلق رکھیں۔ ان کی شر انگیزیوں کا یہی جواب ہے۔

ہم ہیں حضور سرورِ کونین کے غلام
یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

(محمد اقبال۔ لطیف آباد حیدرآباد)

مرزا طاہر کا بیان جھوٹ کا پلندہ ہے

مرزا طاہر کا بیان ختم نبوت کانفرنس لندن کے سلسلہ میں روزنامہ جنگ میں شائع ہوا ہے کہ لندن میں ختم نبوت کانفرنس کا بہت چرچا تھا اس سلسلہ میں بہت پروپیگنڈا کیا گیا لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکی:

خدا کے فضل و کرم سے لندن میں ہونے والی بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ اس کانفرنس میں تقریباً تمام اسلامی ممالک کے جید علماء کرام و مشائخ عظام نے شمولیت فرمائی جس سے قادیانیت کو زبردست دھچکا لگا۔ چونکہ قادیانی وہاں اسلام کا مقدس نام لیکر مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پرچار کر رہے تھے علماء حق کے وہاں پہنچنے اور مرزائیت کا تعاقب کرنے سے مرزا طاہر اور مرزائی امت میں لرزہ طاری ہو گیا جس کی وجہ سے مرزا طاہر بوکھلا اٹھا ہے۔ مرزا صاحب کو ٹیچی ٹیچی کے ذریعہ حسب سابق غلط وحی ہوئی ہے ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہال بالکل بھر چکا تھا اور شمع ختم نبوت کے پروانے سڑکوں پر کھڑے ہو کر علماء حق کے مواعظ حسنہ سنتے رہے۔

باقی رہا یہ مسئلہ کہ مرزائیت کو گندی گالیاں دی گئیں دیں۔ العیاذ باللہ تو مسٹر طاہر کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ کائنات میں سب سے بڑا بدترین بدزبان بدکلام جھوٹوں کا چیمپئن تو مرزا غلام احمد قادیانی تھا جس نے نہ صرف کسی کلمہ گو کو معاف کیا بلکہ انبیاء کو بھی گالیاں دیں۔ آپکو اگر اپنے دادا کی گالیاں بھول گئیں ہیں تو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے ایک رسالہ "مغلظات" مرزا کے نام سے شائع کیا ہے ذرا اس کا مطالعہ فرما دیں تب آپکو معلوم ہوگا۔ علماء حق کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرنا مرزائیت کا پرانا مشغلہ ہے۔ مرزا قادیانی کی گندی گالیاں گندہ کیرکٹر، بد اخلاقی وغیرہ کو ساری دنیا بخوبی جانتی ہے۔

اگر کسی نے مرزا قادیانی کی گالیاں نقل کر دیں تو یہ گالیاں مسلمانوں کی نہیں خود مرزائیوں کی اپنی ہیں حضرت الامیر مرشد العلماء مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ مولانا الشیخ عبدالحفیظ مکی خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب دامت برکاتہم اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت اقدس مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری

ناظم اعلیٰ، مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی، مولانا عبدالرحمٰن صاحب یعقوب باوا مناظر ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب مولانا منظور احمد صاحب الحسینی کو ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بزرگوں کا سایہ ہم پر تا دیر سلامت رکھے آمین۔

قاری شبیر احمد عثمانی صدیق آباد (ربوہ)

مرزائیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ

ہفت روزہ ختم نبوت نے مرزائیوں کے خلاف ننگی تلوار کی حیثیت اختیار کر لی ہے اور مسلمانوں میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کا احساس پیدا کر دیا ہے اس کا قاری جذبہ جہاد سے سرشار نظر آتا ہے ہفت روزہ نے مرزائیوں کے چھکے چھڑا دیے ہیں اور اب وہ سرعام غنڈہ گردی کرتے ہوئے گھبراتے ہیں کہ کہیں ہفت روزہ ختم نبوت ہمارا پوسٹ مارٹم نہ کر ڈالے۔

آپ حیدر آباد کے لئے ایک صد مزید شمارے بھیجا کریں۔

مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی اشتعال انگیزی کی وجہ سے ضروری ہو گیا ہے کہ مرزائیوں کی بنائی ہوئی چیزوں کا بائیکاٹ کرنے کی مہم چلائیں۔ مجھے چار ماہ قبل معلوم ہوا کہ "شیزان" مرزائیوں کا تیار کردہ مشروب ہے۔ میں نے پینا چھوڑ دیا۔ یہ قانون کی بات نہیں محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہے۔

آپ مرزائیوں کی پروڈکشن کی نشان دہی کریں اور بائیکاٹ کا حکم دیں۔ میرا خیال ہے کوئی بھی مسلمان مرزائیوں کی پروڈکشن اور مرزائیوں سے لین دین کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو ناراض نہیں کرے گا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو نہیں دکھائے گا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مرزائیوں سے لین دین بند کر دے گا۔

آدمی کی معمولی سی چیز "دو سوئی" چوری ہو جائے تو احساس ہوتا ہے اور مرزا غلام احمد عراقی نے تو نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ مسلمان اس کو کیسے گوارا کریں۔

اس کو اللہ بھی جنت میں نہ جانے دے گا
جس نے سرکار دو عالم کو خفا رکھا ہے

محمد اقبال لطیف آباد حیدر آباد

مجلس کے وفد کی اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ اسماعیل خان سے ملاقات

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت محمد ریاض الحسن گنگوہی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت دفتر ختم نبوت میں منعقد ہوا جس میں علماء کرام اور دانشور حضرات نے شرکت فرمائی اجلاس میں متفقہ فیصلہ کیا گیا کہ ایک وفد اسسٹنٹ کمشنر سے "مسجد ختم نبوت" کی بازیابی کے سلسلہ میں ملاقات کرے۔ طے شدہ پروگرام کے تحت وفد نے آج اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ سے ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ دس ماہ ہو چکے ہیں۔ کیس آپکے پاس زیر التوا پڑی ہے آپ اپنی رپورٹ مکمل کر کے ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسماعیل خان کو حتمی فیصلہ کے لئے ارسال کر دیں تاکہ مسلمانان ڈیرہ اسماعیل خان کی پریشانی ختم ہو سکے۔ نیز مسلمانان ڈیرہ کے جذبات سے بھی آگاہ کیا مسجد ختم نبوت بازار کمشنری میں واقع ہے رمضان المبارک سے قبل فیصلہ ہو جائے کوئی ناگوار حالات پیدا نہ ہوں۔ اسسٹنٹ کمشنر صاحب نے وفد کو یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ مجھے خود احساس ہے جلد ہی یہ کیس فیصلہ کیلئے ڈپٹی کمشنر صاحب کو بھیجا جا رہا ہے۔ یاد رہے یہ مسجد چار سال قبل قادیانیوں سے قانوناً خالی ہوئی تھی اور یہ بلکہ مسجد ختم نبوت کے نام سے اسی وقت سے جمع ہو رہے ہیں مسجد مذکور میں محکمہ متروکہ وقف املاک اپنا دفتر بنانا چاہتا ہے۔ جبکہ مسلمانان ڈیرہ اسماعیل خان ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ اسماعیل خان۔

عقیدہ ختم نبوت سے مسلمانوں کو عقیدت

اس دور میں جبکہ ہر طرف گمراہی اور تاریکی بڑھتی جا رہی ہے لوگوں میں اخلاق و اعمال علم و یقین میں کمزوری پیدا ہو رہی ہے عام لوگ ہی نہیں خواص میں بھی دین سے دوری ہوتی جا رہی ہے مگر اس گئے گزرے دور میں بھی مسلمانوں میں سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نسبت ختم نبوت کے تعلق سے ایک ایسا جذبہ ایمانی و روحانی موجود ہے جس سے مسلمان تمام تاریکی اور گمراہی کو فنا کرتے ہوئے اپنے آخری نبی کی نبوت کے لئے جان مال اور عزت کو قربان کر دیتا ہے دراصل یہی وہ غیرت ایمانی ہے جس سے فتنہ مرزائیت لرزہ بر اندام ہے اور ایوان ارتداد میں زلزلہ برپا ہے برصغیر میں اس سلسلے میں مسلمان عوام اور علماء کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں ۱۹۵۳ء میں ہزاروں جوانوں کا نذرانہ اور ۱۹۷۴ء میں جانی مالی قربانیوں کو بھلایا نہیں جا سکتا جبکہ پوری قوم ملت واسلامیہ کفر کو کیفر کردار تک پہنچا کر ہی رہی۔ آج امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قائم کردہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ہونے والی تبلیغی، اسلامی، اصلاحی خدمات کو ہر فرد بشر خوب جانتا ہے ملک میں تمام مکتبہ فکر کے لوگ اسی سلسلہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں اور ایک عظیم قوت بن کر قادیانیت کو نیست و نابود کرنے اور ان کی دین دشمنی اور ملک دشمن سرگرمیوں عالم اسلام کیخلاف ان کی سازشوں کو بے نقاب کرنے میں اعلیٰ کردار ادا کر رہے ہیں اور انہیں پورے عالم اسلام کا تعاون حاصل ہے ملت اسلامیہ کا ہر فرد مجلس تحفظ ختم نبوت اور اسکے بانیوں، قائدین اور معاونین متعلقین کا ممنون ہے کہ انہوں نے فتنہ ارتداد سے عالم اسلام کو بیدار کیا اور مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پہ جمع کر کے اہم فریضہ انجام دیا۔ آج بھی اس دور میں عقیدہ ختم نبوت سے مسلمانوں کو والہانہ عقیدت ان کے جذبہ ایمان و یقین کا زندہ ثبوت ہے اور یہی وجہ ہے کہ ختم نبوت کے غداروں کو

اخبارِ ختمِ نبوت

شبان ختم نبوۃ مقام حیات سرگودھا کا قیام

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) مسجد عمر مقام حیات سرگودھا میں شبان ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا پچیس تیس کے قریب نوجوانوں نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت مولانا رحیم بخش خطیب مسجد عمر نے کی۔ آپ نے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بات تجربہ سے ثابت ہے کہ جو آدمی ختم نبوۃ کا کام کسی بھی طریقہ سے کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں عزت عطا فرمائیں گے آپ نے نوجوانوں کو کہا کہ آپ

۱۹۷۳ء کا آئین بحال کر کے قادیانیوں کے بارے میں دفعات پر ایمانداری سے عمل کیا جائے

قادیانی بیرون ملک سرگرم ہیں۔ مجلس تحفظ نبوت کے رہنماؤں کی کوئٹہ میں پریس کانفرنس

کوئٹہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا اجمل اور دوسرے رہنماؤں نے مطالبہ کیا ہے کہ ۱۹۷۳ء کے آئین کو بحال کر کے ختم نبوت سے متعلق دفعات پر ایمانداری اور اخلاص سے عمل درآمد کرایا جائے۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مولانا محمد اسلم قریشی جنہیں اغوا کر لیا گیا تھا، کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے اور اس سلسلے میں مرزا طاہر احمد قادیانی کو بھی گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ انہوں نے امور خارجہ کے وزیر مملکت زین نورانی کے اس بیان پر کڑی نکتہ چینی کی کہ قادیانی بطور سفیر مقرر کرنا جائز اور دستور کے مطابق ہے انہوں نے کہا کہ قادیانی صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کلمہ طیبہ کو بطور اسٹیکر کے استعمال کر رہے ہیں۔ کوئٹہ میں قادیانیوں کی عبادت گاہ "بیت الحمد" جو کہ مسجد کی شبیہ پر بنی ہوئی ہے، کلمہ طیبہ لکھا گیا ہے اس عبادت گاہ کو مسلمانوں کی تحویل میں دیا جائے یا مسجد کی شبیہ اور کلمہ طیبہ کو اس عبادت گاہ سے ہٹایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بیرون ملک قادیانی اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ قادیانیوں اور ذکریوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا اگر ہمارا مطالبہ نہ مانا گیا تو تحریک چلائی جائے گی۔ کوئٹہ میں سہ روزہ ختم نبوت کانفرنس ختم ہو گئی ہے۔ دوسری نشست کی صدارت مولانا عبدالباقی نے کی۔ کانفرنس نے قادیانیوں کے خلاف کارروائی پر زور دیا۔

حضرت صوفی عبدالرحیم خان نیازی کیلئے دعائے صحت کی درخواست

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھی مشہور احرار راہنما اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ خادم جناب صوفی عبدالرحیم خان نیازی حج کے دوران ایک عارضہ میں مبتلا ہو گئے اور ابھی تک صاحب فراش ہیں۔ احباب سے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں مجاہدین ختم نبوت کا سیمینار

ڈیرہ اسماعیل خان (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان کے زیر اہتمام کشتی بازار میں سالاران و مجاہدین ختم نبوت کا ایک سیمینار منعقد ہوا جس میں کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سیمینار سے مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ کے ناظم تبلیغ مولانا حکیم کلیم اللہ نے خطاب کرتے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور مرزائی ریشہ دوانیوں سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ سیمینار میں ظفر اللہ کی صورت صدر مملکت، وزیر اعظم دوسرے وزیروں اور سیاسی راہنماؤں کے بیانات کی مذمت کی گئی۔ پیر طریقت حضرت مولانا جمیل احمد صاحب میواتی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ متحدہ ہو کر باطل کا مقابلہ کریں تاکہ باطل کے ایسے نظریات ہمیشہ کا ہمیشہ نیست و نابود ہو جائے رات کو بعد نماز عشاء محفل قرات منعقد ہوئی جس میں قاری شاہ جہان، قاری الٰہی بخش، قاری عبدالسبحان

باقی صفحہ ۱۳ پر

س دور میں اپنے آپ کو ختم نبوۃ کے دفاع کے لئے وقف کر دیں بعد میں مندرجہ ذیل انتخاب میں صدر محمد جمیل رضا ولد نذیر حسین، نائب صدر محمد اسلم ولد محمد حسین جنرل سیکرٹری، خالد جاوید ولد محمد اسلم، ناظم نشر و اشاعت محمد اقبال۔ ودیں اثناء جامع مسجد عثمانیہ میں مجلس شبان ختم نبوۃ کا اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں، مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں اور کلمہ طیبہ کے استعمال پر غور و فکر ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صوفی جلال الدین نے کہا کہ ختم نبوۃ کا دفاع ہمارا ایمان ہے جلسہ میں جنرل سیکرٹری ضلعی حافظ اختر اور خزانچی ریاض احمد کے علاوہ پچاس نوجوانوں نے شرکت کی۔

مولانا اکرم طوفانی زبان بندی کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے جس پر انتظامیہ کی شدید مذمت کی گئی مولانا طوفانی مرزائیت کی ریشہ دوانیوں کو بے نقاب کرتے ہیں مرزائیت کو سہارا مہیا کرنا جو ہو رہا ہے، حکومت کے لیے مناسب نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کئی دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا اور تمام نوجوانوں نے وعدہ کیا کہ ہم بھی اپنے اپنے محلوں میں شبان کے قیام کیلئے کوشش کریں گے۔

سرگودھا کے دیہاتوں میں قادیانیوں نے اذانیں شروع کر دیں

صدر مملکت اپنے جاری کردہ آرڈیننس پر عمل کرائیں ۔ مولانا محمد اکرم طوفانی

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ضلع سرگودھا میں ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان میں مرزائی جس ڈھٹائی سے کلمہ کی توہین کر رہے ہیں اس سے صدر مملکت بخوبی باخبر ہوں گے اور یہ خبر بھی صدر صاحب تک پہنچ چکی ہو گی کہ مرزا طاہر لندن سے بذریعہ کیسٹ اپنے مرتدین کو احکام بھیجتا رہا ہے حال ہی میں اس نے ایک نیا حکم بھیجا ہے کہ اذانیں شروع کر دو چنانچہ سرگودھا کے دیہات سے مرزائیوں نے یہ سلسلہ شروع کر دیا ہے راقم الحروف نے تعاقب کیا۔ پولیس نے منع کر دیا۔ لیکن لگتا ہے کہ پھر بھی وہ حرکت کر رہے ہیں سوال یہ ہے کہ صدر پاکستان خود ہی آرڈیننس جاری کرتے ہیں اپنے ہی سامنے اسکی دھجیاں بکھرتی دیکھتے ہیں مولانا طوفانی نے کہا، اگر وہ بااختیار صدر ہیں تو اپنے آرڈیننس پر عمل درآمد کرانے کیلئے خدا خوفی کرتے ہوئے سختی سے مقامی انتظامیہ کو حکم دیں۔ کہ جہاں اور جس جگہ آرڈیننس کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ وہاں ان کے خلاف پرچے درج کریں۔ تاکہ آرڈیننس پر بھی عمل ہو اور روز قیامت کے خدا کے دربار میں بھی سرخ روئی حاصل ہو

صدر پاکستان کے نام

محترم جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب

میں مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ ختم نبوت پاکستان سیالکوٹ کا مدعی ہوں۔ ان کے اغوا و قتل کو اب ۳۰ مہینے ہو گئے ہیں۔ مگر یہ نازک مذہبی مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا۔ میری ایمانی بصیرت اور تجربہ کی بنا پر مجھے ایک ہزار فیصد یقین ہے۔ کہ سرکاری افسران کو قادیانی مرتد غنڈوں کا علم ہے مگر وہ ان سنگین قادیانی مجرموں کو پھانسی سے بچانا چاہتے ہیں۔ اس لئے ختم نبوت کے ½ ۸ کروڑ پروانوں کی درخواست اور استدعا ہے۔ کہ طلعت محمود سابق۔ ایس پی سیالکوٹ۔ میجر مشتاق احمد سابق ڈی آئی جی گوجرانوالہ۔ اور جی ایم پراچہ سابق کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن کو برطرف کر کے ان پر مولانا محمد اسلم قریشی کا مقدمہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر آف پاکستان کی عدالت میں فوراً چلایا جائے۔ اگر مقدمہ شروع ہونے کے ۴۸ گھنٹے تک اندر اندر ان افسران نے اصل قادیانی مجرموں کا پتہ نہ بتایا۔ تو مجھے بمع مجرم سمیت علامہ اقبال چوک سیالکوٹ میں پھانسی دے دی جائے میرے وارثان کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

منظور الٰہی ملک رکن شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان و امیر مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ۔

قادیانی منظم طور پر غنڈہ گردی پر اترے ہوئے ہیں مولانا فضل الرحمٰن

مولانا اسلم قریشی اغوا کیس کا بڑا مجرم مرزا طاہر ہے

لودھراں (نمائندہ ختم نبوت) کالعدم جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا فضل الرحمٰن نے یہاں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج تقریباً ۳ سال گزر گئے اس ملک میں دن دیہاڑے سرزمین سیالکوٹ سے حضرت مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو اغوا کیا گیا ابھی تک ان کا کوئی پتہ نہیں چل سکا وہ کس حالت میں ہے زندہ ہے یا شہید کر دیا گیا اس دردناک کیس کا سب سے بڑا مجرم مرزا طاہر ملک سے فرار ہو کر لندن چلا گیا یہاں پر قادیانیت اپنے آپ کو بین الاقوامی طور پر مضبوط کر رہی ہے حکومت ابھی تک عرصہ تین سال گزر جانے کے باوجود مولانا محمد اسلم قریشی کو ڈھونڈ نہیں سکی انہوں نے کہا کہ ناموس صحابہ آرڈیننس کی طرح قادیانی آرڈیننس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے قادیانی اب منظم طور پر غنڈہ گردی پر اتر آئے ہیں انہوں نے ساہیوال میں دو مسلمانوں کو شہید کیا، ربوہ میں مولانا اللہ یار ارشد پر حملہ کیا سکھر کی منزل گاہ مسجد پر حملہ کیا کنری میں کسان مسلمانوں کو اغوا کیا جس کی ذمہ دار حکومت ہے۔

بقیہ : خصائل نبوی ﷺ

اللہ علیہ وسلم سے بددعا کی درخواست کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ تو میری قوم کو ہدایت فرما کیونکہ یہ ناواقف ہیں۔ زید بن سعنہ پہلے سے یہودی تھے۔ ایک مرتبہ کہنے لگے کہ نبوت کی علامتوں میں سے کوئی بھی ایسی نہ رہی جس کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ دیکھ لیا ہو بجز دو علامتوں کے جن کے تجربہ کی اب تک نوبت نہیں آئی۔ ایک یہ کہ آپ کا حلم آپ کے غصہ پر غالب ہوگا۔ دوسری یہ کہ آپ کے ساتھ کوئی جتنا بھی جہالت کا برتاؤ کریگا۔ اسی قدر آپ کا تحمل زیادہ ہوگا۔ میں ان دونوں کے امتحان کا موقع تلاش کرتا رہا۔ اور آمدورفت بڑھاتا رہا۔ ایک دن آپ حجرہ سے باہر تشریف لائے حضرت علی رضہ آپ کے ساتھ تھے کہ ایک بدوی شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ میری قوم مسلمان ہو چکی ہے۔ اور میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ مسلمان ہو جاؤ گے۔ تو بھر پور رزق تم کو ملے گا۔ اور اب حالت یہ ہے کہ قحط پڑ گیا مجھے یہ ڈر ہے کہ وہ اسلام سے نہ نکل جائیں۔ اگر رائے مبارک ہو تو آپ کچھ اعانت ان کی فرمادیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی طرف جو غالباً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے دیکھا تو انہوں نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) موجود تو کچھ نہیں رہا۔ زید جو اس وقت تک یہودی تھے، اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ ایسا کر سکیں کہ فلاں شخص کے باغ کی اتنی کھجوریں وقت معین پر مجھے دے دو تو میں قیمت پیشگی اب دیدوں اور وقت معین کھجوریں لے لوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو نہیں ہوسکتا البتہ اگر باغ کی تعیین نہ کرو تو میں معاملہ کرسکتا ہوں۔ میں نے اس کو قبول کر لیا اور میں نے کھجوریں کی قیمت اسی مثقال سونا (ایک مثقال منجو وزن کے مطابق ساڑھے $4\frac{1}{2}$ ماشہ کا ہوتا ہے) دیدیا۔ آپ نے وہ سونا اس بدوی کے حوالے کردیا اور فرمایا کہ انصاف کی رعایت رکھنا اور اس سے ان کی ضرورت پوری کرو۔ زید کہتے ہیں کہ جب کھجوروں کی ادائیگی کے وقت میں دو تین دن باقی رہ گئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رض کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں ابوبکر رضہ، عمر رضہ، عثمان رضہ بھی تھے۔ کسی کے جنازے کی نماز سے فارغ ہو کر ایک دیوار کے قریب تشریف فرما تھے۔ میں آیا اور آپ کے کرتے اور چادر کے پلوں کو پکڑ کر نہایت ترش روئی سے کہا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ میرا قرضہ ادا نہیں کرتے خدا کی قسم میں تم سب اولاد عبدالمطلب کو خوب جانتا ہوں کہ بڑے نادہندہ ہو۔ حضرت عمر رضہ نے غصہ سے مجھے گھورا اور کہا اے خدا کے دشمن یہ کیا بک رہا ہے۔ خدا کی قسم اگر مجھے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا) ڈر نہ ہوتا تو تیری گردن اڑا دیتا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سکون سے مجھے دیکھ رہے تھے۔ اور تبسم کے لہجہ میں عمر رضہ سے فرمایا عمر رضہ میں اور یہ ایک اور چیز کے زیادہ محتاج تھے۔ وہ یہ کہ مجھے حق کے ادا کرنے میں خوبی برتنے کو کہتے اور اس کو مطالبہ کرنے میں بہتر طریقہ کی نصیحت کرتے، جاؤ اس کو لے جاؤ اس کا حق ادا کردو اور تم نے جو اس کو ڈانٹا ہے اس کے بدلے میں بیس صاع (تقریباً دو من کھجوریں) اس کے مطالبہ سے زیادہ دیدینا، حضرت عمر رضہ مجھے لے گئے اور پورا مطالبہ اور بیس صاع کھجوریں زیادہ دیں میں نے پوچھا کہ یہ بیس صاع کیسے ہیں؟ حضرت عمر رضہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حکم ہے۔ زید نے کہا کہ عمر رضہ تم مجھ کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، میں نے کہا کہ میں زید بن سعنہ ہوں، انہوں نے فرمایا کہ جو یہود کا بڑا علامہ ہے میں نے کہا وہی ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اتنا بڑا آدمی ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تم نے یہ کیسا برتاؤ کیا۔ میں نے کہا کہ علامات نبوت میں سے دو علامتیں ایسی رہ گئی تھیں جن کا مجھ کو اب تک تجربہ کرنے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ ایک یہ کہ آپ کا حلم آپ کے غصہ پر غالب ہوگا۔ دوسری یہ کہ ان کے ساتھ سخت جہالت کا برتاؤ ان کے حلم کو بڑھائے گا۔ اب دونوں کا بھی امتحان کر لیا۔ لہذا تم کو اپنے اسلام کا گواہ بناتا ہوں اور میرا آدھا مال امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صدقہ ہے۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے اور اسلام لے آئے، اس کے بعد بہت سے غزوات میں شریک ہوتے رہے رضی اللہ عنہ وارضاہ (جمع الفوائد وجمع الوسائل)

بقیہ : اداریہ

ہیں۔ لیکن گرفتار نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی مولانا کا سراغ لگایا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے ساہیوال میں دو مسلمانوں کو شہید کیا۔ مسجد منزل گاہ سکھر میں نماز کے وقت میں بم چھینکے دو مسلمان شہید ہوگئے، میرپورخاص میں ایک مسلمان کو شہید کیا گیا، نارتھ ناظم آباد کراچی سے ایک مسلمان کے معصوم بچے انیس احمد کو اغوا کر لیا گیا اس لیے کہ اس کے والد قادیانیت چھوڑ کر مسلمان ہوگئے تھے۔ اس لیے مجلس تحفظ ختم نبوت اور تمام مکاتب فکر پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے انہیں اسلامی شعائر اور اصطلاحات کے استعمال سے روکا جائے ان کے عبادت خانوں کی مساجد سے مشابہت ختم کرائی جائے۔ اور ان کی جارحیت و غنڈہ گردی کو بند کرایا جائے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

آج کے دور میں — ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ہم

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/۰ بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹

S-I-T-E

خالص اور سفید ——— صاف و شفاف

شکر (چینی)

پتہ
جیبب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ) کراچی

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
حدیث شریف

شمع ختم نبوت کے پروانو

ربوہ چلو ربوہ چلو!

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام

۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء
بروز جمعرات، جمعہ

آل پاکستان

ختم نبوت کانفرنس

ربوہ

بمقام مرکز ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد ضلع جھنگ

زیر سرپرستی
مولانا خان محمد صاحب مدظلہ
کندیاں شریف

اس تاریخی کانفرنس میں تمام مکاتیب فکر کے علماء، راہنمایان قوم شرکت کریں گے کانفرنس کی تیاریاں زور و شور سے شروع کر دی گئی ہیں جس کے لیے مجلس استقبالیہ تشکیل دے دی گئی ہے جس میں فیصل آباد، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، سرگودھا، جھنگ اور چنیوٹ کے اراکین شامل ہیں۔ شمع ختم نبوت کے پروانے کانفرنس میں شرکت کیلئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دیں

باہر سے آنے والے حضرات کیلئے رہائش کا مناسب انتظام ہوگا

المشتہر: ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان